﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۱۰ جمعۃ المبارک ۲۶ ردسمبر ۲۰۰۳ء ۲رذوالقعدہ ۱۴۲۴ ہجری قمری ۲۶ رفتح ۱۳۸۲ ہجری شمسی شمارہ ۵۲

جامع العلوم

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ کوئی بھی چیز ایسی نہیں جس کا علم قرآن کریم میں موجود نہ ہو مگر لوگوں کی عقلیں اور فہم اس کے سمجھنے سے عاری ہیں۔

(ینابیع المودہ جلد ۳ صفحہ ۶۴۔شیخ سلیمان بن الشیخ ابراہیم طبع دوم مطبع عرفان۔بیروت)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہر ایک شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرے

یہ وقت بڑے خوف کا ہے اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو۔

”اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں۔بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں کی نظر میں نیک اور نمازی وغیرہ ہوتے ہیں مگر ان کا اندر بدیوں اور گناہوں سے بھرا ہوتا ہے۔دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا ظاہر و باطن یکساں ہوتا ہے وہ عنداللہ تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوتے ہیں۔مگر ان دونوں میں سے کامیاب ہونے والے وہی ہوتے ہیں جو عنداللہ متقی اور خدا کی نظر میں نیک ہوتے ہیں اور ان پر خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔صرف لاف زنی کام نہیں آتی۔

اس وقت دو قوموں کا آپس میں مقابلہ ہے۔ایک تو ہمارے مخالف ہیں اور دوسری ہماری جماعت۔اب خدا تعالیٰ دونوں کے دلوں کو دیکھتا اور ان کے اعمال سے آگاہ ہے۔وہی جانتا ہے کہ ہماری جماعت اس کی نگاہ میں کیسی ہے اور دشمن کیسے؟ اور وہ ان سے کہاں تک ناراض ہے۔پس ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنا حساب خود ٹھیک کرلے۔چاہئے کہ دوسروں کا ذکر کرتے وقت تقویٰ سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اپنے اعمال کا خیال ہو کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے منشا کو پورا کرنے والے ہیں یا صرف لافیں ہیں..........۔

زمانہ ایسا آیا ہوا ہے کہ لوگ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ ہزار ہا انعامات اور خدا تعالیٰ کے فضل کے نشانات ہیں اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنے سے تو نفس کو شرم نہ آئی کہ خدا تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے۔مگر شاید اس قہری نشان کو دیکھ کر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ایسے ایسے لوگ موجود ہیں کہ مسلمان کہلا کر، مسلمان کی اولاد ہو کر، اسلام اور رسول اللہ ﷺ کو اس طرح گالیاں دیتے ہیں جیسے چوڑھے چمار کسی کو نکالا کرتے ہیں۔اللہ اور رسول سے ان کو بجز گالیوں کے اور کوئی تعلق ہی نہیں۔ بڑے گندہ دہن اور پرلے درجہ کے عیاش، بدمعاش، بھنگی، چرسی، قمار باز وغیرہ بن گئے ہیں۔

اب ایسے لوگوں کی زجر اور توبیخ کے واسطے خدا تعالیٰ جوش میں نہ آوے تو کیا کرے؟ خدا غیور بھی ہے، وہ شدید العقاب بھی ہے۔ایسے لوگوں کی اصلاح بجز عذاب اور قہر الٰہی کے نازل ہونے کے ممکن ہے؟ ہرگز نہیں۔چونکہ بعض طبائع عذاب ہی سے اصلاح پذیر ہوتی ہیں۔اس لئے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ﴾ (الاعراف :۳۵) جب عذاب الٰہی نازل ہوجاتا ہے تو پھر وہ اپنا کام کرکے ہی جاتا ہے اور اس آیت سے یہ بھی استنباط ہوتا ہے کہ قبل از نزول عذاب توبہ و استغفار سے وہ عذاب ٹل بھی جایا کرتا ہے۔

گناہ ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہوسکتا ہے۔استغفار کیا ہے؟ یہی کہ گناہ صادر ہو چکے ہیں، ان کے بدثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوہ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھُن کر راکھ ہوجاویں۔

یہ وقت بڑے خوف کا ہے اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزول عذاب۔مگر جب نازل ہوجاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا۔پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے“۔

(ملفوظات جلد سوم ، طبع جدید ، صفحہ ۲۱۷۔۲۱۸)

جماعت احمدیہ کا نظام ہر احمدی کو پیار و محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے

جماعت احمدیہ میں عہدیدار اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہے

(کارکنان اور عہدیداران کو نہایت اہم اور پرحکمت نصائح اور ان کی ذمہ داریوں کی تفاصیل)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۵ دسمبر ۲۰۰۳ء)

(مسجد بیت الفتوح لندن۔۵ردسمبر ۲۰۰۳ء): سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا۔تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۶۰ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو بچپن سے لے کر مرنے تک ہر احمدی کو ایک پیار اور محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے اور خلیفۂ وقت کی بھی براہ راست اس پر نظر ہوتی ہے۔اس لئے نومبایعین بھی بڑی جلدی اس

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

خوشبو پھیلتی جائے

دنیا میں رہتے ہوئے ہر شخص کو اپنے روزمرّہ کے کاموں کے سلسلہ میں دوسروں سے ملنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ملنے والوں میں آپ کے عزیز واقارب، واقف، دوست بھی ہوں گے اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو بالکل ناواقف اور اجنبی ہوں۔ ہر ملنے والا دوسرے ملنے والے کے متعلق ضرور کوئی اثر لیتا اور اس کے متعلق اپنی رائے قائم کرتا ہے اور عام طور پر یہی رائے باقی تمام معاملات اور لین دین پر اثر انداز ہوگی۔

ابتدائی تأثر اور رائے قائم کرتے ہوئے بالعموم دوسرے کے کمزور پہلو ذہن میں آتے ہیں اور جب کبھی ہماری گفتگو اور بات چیت میں دوبارہ ذکر آئے گا تو اسی کمزوری کو دہرایا جائے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو بہت سی خوبیوں اور اچھی صفات دے کر پیدا کیا ہے اسی لئے اسے اشرف المخلوقات اور ﴿فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم﴾ قرار دیا گیا ہے اور اس کی خاطر سورج، چاند، ستارے، زمین، آسمان اور بے شمار ان گنت دوسری نعمتیں پیدا فرمائیں۔ اس لئے یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ تخلیق کائنات کا یہ مرکزی نقطہ بالکل بے کار اور ہر قسم کی خوبی سے عاری ہو۔ اگر ہم یہ امر ذہن میں رکھ کر اپنے ساتھی، اپنے بھائی، اپنے عزیز اپنے دوست یا اپنے کسی بھی ملنے والے کو دیکھیں تو ضرور اس کی خوبیاں اور اچھی عادات بھی نظر آئیں گی۔

دوسروں سے استفادہ کرنے کی عام طور پر دو صورتیں نظر آتی ہیں۔ ایک تو گھریلو مکھی کا طریق ہے وہ بالعموم گندگی پر بیٹھے گی۔ اس گندگی سے ضرور اپنے آپ کو آلودہ کرے گی اور پھر جہاں بھی بیٹھے گی وہاں گندگی کے بد اثرات چھوڑے گی۔ اس کا دوسرا پہلو ہمیں شہد کی مکھی میں نظر آتا ہے شہد کی مکھی بظاہر ایسی جگہ سے جہاں شیرینی اور شہد نہیں ہوتا وہ مواد حاصل کرتی ہے جس سے شہد پیدا ہوتا ہے اس مکھی کے ذریعہ گندگی نہیں پھیلتی بلکہ وہ کوئی نہ کوئی شفا بخش اچھا اثر ہی چھوڑے گی۔ اگر ہم اسی طریق پر چلتے ہوئے اپنے بھائی یا دوست اور واقف کی خوبی سے استفادہ کریں، وہ خوبی اپنے اندر پیدا کریں اور پھر جہاں اور جب بھی موقع ملے اس کا ذکر اسی خوبی کے حوالہ سے کریں تو جس طرح پھول کی خوشبو پھیلتی ہے اسی طرح ہم اس نیکی کو عام کرنے کا ذریعہ بن جائیں گے۔

حضور ﷺ نے فرمایا ''مَنْ قَالَ ھَلَکَ الْقَوْمُ فَھُوَ اَھْلَکَھُمْ'' کہ جس نے یہ کہا کہ قوم تو تباہ ہوگئی وہی اس کی تباہی کا باعث اور ذمہ دار ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مایوسی اور بددلی کی باتیں کرے تو وہ مایوسی کو پیدا کرنے کا ذریعہ بنے گا اور اگر کوئی حوصلہ بخش ایمان افروز باتیں کرے تو وہ ان خوبیوں کو عام کرنے کا ذریعہ بن سکے گا۔

اگر ہم کسی ملنے والے کے متعلق مثلاً یہ بتائیں کہ ہم ان سے دس سال پہلے ملے تھے ان کا متبسم چہرہ ابھی تک میرے سامنے ہے ان کی خندہ پیشانی تو بھلائی نہیں جاسکتی، ان کی باتوں سے مٹھاس ٹپکتی تھی تو آپ یہ خوبی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور جہاں جہاں یہ بات بیان کریں گے وہاں ایک اور شمع روشن کرنے کی کوشش کریں گے اور اس طرح نیکی کی خوشبو پھیلے گی اور اچھی باتوں کی طرف لوگوں کی رغبت ہوگی اور ہم ایک نیکی کو ترقی دینے کا ذریعہ بن سکیں گے۔ اور اس بات میں یقیناً دو رائے نہیں ہوسکتیں کہ یہ ایک ایسا طریق ہے جس پر کوئی خرچ نہیں اٹھے گا، کوئی محنت نہیں ہوگی، کوئی وقت ضائع نہیں ہوگا یعنی بڑی آسانی سے یہ کام آگے بڑھتا چلا جائے گا۔

اس گزارش کا یہ مطلب نہیں کہ ہم کسی کی طرف کوئی غلط بات منسوب کریں یا ازراہ تکلف کوئی بات کریں بلکہ خوبی اور نیکی کی تلاش اور خواہش کے ساتھ ہمیں ہر ملنے والے میں اچھی بات مل سکے گی اور ہم بالکل سادگی سے بطور عادت اچھی بات کو حاصل کرنے، اپنانے اور پھیلانے کا باعث بن کر ایک صدقہ جاریہ کا اجر و ثواب حاصل کر سکیں گے اور اپنے معاشرے کو نیکیوں اور خوشیوں سے بھر سکیں گے اور غیبت جیسے گھناؤنے گناہ سے بھی بچ سکیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

(عبدالباسط شاہد)

حضرت سید عبداللطیف شہیدؓ

آج ہے مقصود ذکر سیّدِ عبداللطیف
وہ شہید احمدیت وہ شریف ابن شریف
وہ مجسم عشق از سر تا بپاجانِ وفا
عاشق مہدئ دوراں پیکر صدق ووفا
سالکِ راہِ طریقت واقفِ اسرارِ دیں
نورِ ایماں سے منوّر جس کی تھی لوح جبیں
باوجودِ علم و عرفاں باوجودِ اتقا
خاکساری جس کا مسلک عاجزی شیوہ رہا
والئ کابل کی رسم تاجپوشی جس نے کی
معتقد جس کے ہزاروں تھے بفضلِ ایزدی
جس کی چشمِ معرفت میں آسمانی نور تھا
جس نے مہدیؑ کو لیا پہچان گرچہ دُور تھا
مہدئ موعودؑ کی خدمت میں جو حاضر ہوا
تاکہ خود پہنچائے حضرت کو سلامِ مصطفیٰؐ
جس کے اخلاص اور تقویٰ کا تھا شہرہ چار سو
خود مسیحؑ پاک نے فرمایا جس کو نیک خو
خون سے جس کے ہوئی رنگین کابل کی زمیں
جان دے دی جس نے لیکن حق سے منہ موڑا نہیں
دین و دنیا میں جسے حاصل تھا اعلیٰ مرتبہ
پی کے وہ جامِ شہادت سب سے بازی لے گیا
زندۂ جاوید ہے قائم رہے گا اُس کا نام
ہیں خدا کی رحمتیں سایہ فگن اُس پر مدام

(آفتاب احمد بسملؔ)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

نظام میں سموئے جاتے ہیں۔ لیکن جیسے جیسے یہ سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے نظام جماعت کو چلانے والے کارکنان اور عہدیداران کی ذمہ داریاں بھی زیادہ بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ انہیں تسبیح اور استغفار کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اور انہیں چاہئے کہ اپنی طبیعتوں میں نرمی پیدا کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے وقت اپنی خواہشات کو مکمل طور پر ختم کر کے خدمت سرانجام دینے کی زیادہ ضرورت ہے۔ غصہ کی عادت کو ترک کرنے، پیار، محبت کے تعلق کو بڑھانے اور احباب کے لئے دعائیں کرنے کی عادت کو مزید بڑھانا چاہئے۔ جماعت احمدیہ میں عہدیدار اسٹیجوں پر بیٹھنے یا رعونت سے پھرنے کے لئے نہیں بنائے جاتے بلکہ اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے جو آیت تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اکٹھا رکھنے کے لئے ایک رہنما اصول بتا دیا ہے۔ تمام عہدیدار چاہے ذیلی تنظیموں کے ہوں یا جماعتی عہدیدار ہوں خلیفۂ وقت کے نمائندے کے طور پر اپنے اپنے علاقے میں متعین ہیں۔ اگر وہ اپنے علاقہ کے احمدیوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو وہ گنہگار ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ایک حدیث کا حوالہ بھی دیا جس میں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عہدیدار اگر فرائض میں غفلت کرے گا تو جنت اس پر حرام کر دی جائے گی اور اسے بہشت نصیب نہیں ہوگی۔

حضور انور نے سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری تعلیم اور سیکرٹری تربیت کے بعض فرائض تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عموماً سیکرٹریان اتنے فعال نہیں جتنی ان سے توقع کی جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ امراء، صدران اور جماعت کے تمام افراد کا یہ کام ہے کہ وہ اپنے اندر اور اپنی نسلوں میں نظام جماعت کا احترام پیدا کریں۔ کارکنان وسعت حوصلہ کا مظاہرہ کریں اور کھلے دل سے تنقید برداشت کریں۔ ہر شخص کی عزت نفس کا خیال رکھ کر دلیل سے جواب دینا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ قضاء کے معاملات میں ہر قاضی کو خالی الذہن ہو کر اور دعا کر کے معاملے کو شروع کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں عہدے کی خواہش کا اظہار کوئی نہیں کرتا اور جب عہدہ مل جاتا ہے تو خوف پیدا ہوتا ہے کہ مَیں اس ذمہ داری کو ادا بھی کر سکتا ہوں یا نہیں۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر پر مذکورہ نصائح دوبارہ اختصار سے بیان فرمائیں۔ یعنی عہدیدار اپنے بالا افسر کی اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں، لوگوں سے نرمی سے پیش آئیں اور یہ دعا کریں کہ ان کے ماتحت شریف النفس ہوں۔ کسی فرد جماعت سے امتیازی سلوک نہ کریں، نظام جماعت کا احترام مقدم رہنا چاہئے۔ کبھی اپنے گرد خوشامدیوں کو اکٹھا نہ ہونے دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور نے آخر پر بنگلہ دیش کے لئے دعا کی تحریک بھی فرمائی جہاں معاندین احمدیت کی طرف سے افراد جماعت کے لئے بہت مشکل حالات پیدا کئے جا رہے ہیں۔

غیر احمدی مسلمانوں میں مروّج بعض روایتی عقائد اور قرآن شریف

(سید میر محمود احمد ناصؔر ۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

(دوسری قسط)

...... مرتد کی سزائے قتل ہمارے ہاں راسخ عقیدہ بن چکی ہے ۔ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۵۴ میں ارتداد کا ذکر ہے مگر اشارۃً بھی اس کے لئے کسی سزا کا ذکر نہیں ۔ہاں ان بے شمار برکات کا ضرور ذکر ہے جو ایک ارتداد کی صورت میں مسلمانوں کو ملیں گی ۔فرماتا ہے:﴿یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔﴿مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ﴾ جو تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہو ﴿فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ﴾ تو عنقریب اللہ ایک ایسی قوم کو لے آئے گا ﴿یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ﴾ جن سے وہ محبت رکھے گا اور وہ اس سے محبت رکھیں گے۔

یہاں یا جہاں بھی قرآن شریف میں ارتداد کا ذکر ہے کہیں بھی اس کی سزا موت قرار نہیں دی گئی بلکہ اس سورۃ کی آیت نمبر ۶۱ سے تو صاف استنباط ہوتا ہے کہ یہ نظریہ کہ ارتداد کی سزا قتل ہے بالکل غلط ہے ۔فرماتا ہے:﴿اِذَا جَآءُ وْکُمْ﴾ اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں ﴿قَالُوْٓا﴾ وہ کہتے ہیں ﴿اٰمَنَّا﴾ ہم ایمان لائے ﴿وَقَدْ دَخَلُوْا بِالْکُفْرِ﴾ حالانکہ وہ کفر کے ساتھ داخل ہوئے تھے ﴿وَھُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِہٖ﴾ اور کفر کے ساتھ ہی نکلے ﴿وَاللّٰہُ اَعْلَمُ﴾ اور اللہ خوب جانتا ہے ﴿بِمَا کَانُوْا یَکْتُمُوْنَ﴾ اس کو جو وہ چھپاتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ نے ان لوگوں کا حال رسول اللہ ﷺ پر کھول دیا کہ وہ تمہارے سامنے ﴿اٰمَنَّا﴾ کہتے ہیں ،ایمان کا اقرار کرتے ہیں مگر وہ جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو آنے سے پہلے کی طرح صریحاً کافر ہوتے ہیں۔

اب اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو وحی الٰہی سے اطلاع پانے کے بعد یہ لوگ جو ایمان کا اقرار و اظہار کر رہے ہیں ،کفر کے ساتھ مجلس سے نکلے رہے ہیں ،ان کا قتل واجب ہوتا۔مگر کیا اس سزائے قتل کی ایک مثال بھی پیش کی جاسکتی ہے؟

یہ خیال نہ پیدا ہو کہ حضور ﷺ کو ان کے ارتداد کا علم نہیں تھا۔ اگلی آیت خوب کھول کر بیان کر رہی ہے کہ حضور ﷺ ان کی اکثریت کے گناہ اور شرارت کو خوب جانتے تھے۔فرماتا ہے ﴿وَتَرٰی کَثِیْرًا مِّنْھُمْ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَکْلِھِمُ السُّحْتَ﴾ کہ تم ان میں اکثریت کو دیکھتے ہو کہ گناہ میں زیادتی میں اور حرام کھانے میں جلدی کرتے ہیں ۔اب یہ لوگ جو حضور ﷺ کے حضور ﴿اٰمَنَّا﴾ کہہ کر اپنے اسلام کا اقرار کر کے گئے مگر کفر کے ساتھ مجلس سے باہر نکلے اور گناہ و زیادتی میں حضور ﷺ کو دیکھتے ہوئے جلد بازی کرتے رہے، قتل نہیں کئے گئے۔

ظاہر ہے کہ قرآن مجید کی رو سے مرتد کی سزا قتل نہیں ہے ۔نہ حضور ﷺ نے ان کو قتل کی سزا دی کیونکہ اسی سورۃ کی آیت نمبر ۹۹ میں واضح طور پر ہدایت موجود تھی ﴿مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ﴾ رسول کے ذمہ صرف بات پہنچا دینا ہے ﴿وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَکْتُمُوْنَ﴾ سزا دینا، نہ دینا اللہ کا کام ہے۔اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

سورۃ الانعام

...... اسلامی معاشرہ میں رہتے ہوئے اور اسلامی حکومت کے دائرہ کار میں زندگی بسر کرتے ہوئے بھی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارہ میں فضول بحث کرتے ہیں ان کے متعلق سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۶۸ میں فرمایا ﴿وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ﴾ اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو ﴿یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا﴾ جو ہماری آیات کے بارہ میں فضول بحث کرتے ہیں ﴿فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ﴾ تو ان سے اعراض کرو (یہ نہیں فرمایا کہ ان کے خلاف طاقت استعمال کرو) ﴿حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ﴾ یہاں تک کہ وہ دوسری باتوں میں لگ جائیں (پھر ان کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت ہے) ﴿وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ﴾ اور اگر تمہیں شیطان بھلا دے ﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَالذِّکْرٰی﴾ تو یاد آنے کے بعد نہ بیٹھو ﴿مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ ظالم لوگوں کے ساتھ۔

اس آیت میں اللہ کی آیات کے ساتھ تمسخر کرنے والوں کو قتل کرنے کا کوئی ارشاد نہیں بلکہ ان سے اعراض کرنے کا حکم ہے، ان کی مجلس میں نہ بیٹھنے کا ارشاد ہے۔

اسی سورۃ کی آیت نمبر ۷۰ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جو لوگ (مسلمان کہلا کر) اپنے دین کو کھیل اور مشغلہ بناتے ہیں ان کو چھوڑ دو ۔ہاں قرآن مجید کے ذریعہ سے ان کو نصیحت ضرور کرو۔فرماتا ہے ﴿وَذَرِالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَھُمْ لَعِبًا وَّلَھْوًا﴾ ان لوگوں کو چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور مشغلہ بنا لیا (چھوڑنے کا حکم ہے نہ کہ قتل کرنے کا) ﴿وَغَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا﴾ اور دنیا کی زندگی نے ان کو فریب دیا ﴿وَذَکِّرْبِہٖٓ﴾ اور اس (قرآن) کے ذریعہ نصیحت کر ﴿اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ﴾ مبادا کوئی نفس ہلاکت میں ڈالا جائے ﴿بِمَا کَسَبَتْ﴾ بوجہ اس کے جو اس نے کمایا۔

...... مشرکوں کو بزور شمشیر کلمہ پڑھانے کا تصور بہت عام ہے ۔مگر اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کی آیت نمبر ۱۰۸ میں فرماتا ہے ﴿وَلَوْشَآءَ اللّٰہُ مَآ اَشْرَکُوْا﴾ اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ شرک نہ کرتے ﴿وَمَا جَعَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا﴾ مگر ہم نے تمہیں ان پر نگہبان نہیں بنایا۔ ﴿وَمَآ اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِوَکِیْلٍ﴾ اور نہ ہی تم ان پر داروغہ ہو۔

مگر جو ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اس آیت کی رو سے حضور نبی کریم ﷺ کے سپرد بھی نہیں فرمائی وہ بعض علماء کے روایتی عقائد نے ہر مسلمان کے سپرد کر رکھی ہے۔

...... مخالفین اسلام سے رواداری اور حسن سلوک کی جو مثالی تعلیم اس سورۃ کی آیت نمبر ۱۰۹ میں مسلمانوں کو دی گئی ہے اس کو ہمارا معاشرہ بہت حد تک بھلا چکا ہے۔فرماتا ہے ﴿وَلَاتَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ﴾ ان ہستیوں اور چیزوں کو برا بھلا مت کہو جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ﴿فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ﴾ ورنہ وہ لوگ لاعلمی کی وجہ سے زیادتی کرتے ہوئے اللہ کو برا بھلا کہیں گے ﴿کَذٰلِکَ زَیَّنَّا لِکُلِّ اُمَّۃٍ عَمَلَھُمْ﴾ اسی طرح ہم نے ہر امت کو ان کا کام خوبصورت کر کے دکھلایا ہے ﴿ثُمَّ﴾ پھر ﴿اِلٰی رَبِّھِمْ مَرْجِعُھُمْ﴾ ان کے رب کی طرف ان کا لوٹنا ہے۔ ﴿فَیُنَبِّئُھُمْ﴾ پھر وہ ان کو بتائے گا ﴿بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ جو وہ عمل کرتے تھے۔

اس آیت میں نہ صرف یہ کہ جھوٹے معبودوں کو برا کہنے سے ممانعت ہے بلکہ یہ تصور بھی موجود ہے کہ اس کے ردّعمل میں اللہ کو لوگ برا کہیں گے جبکہ مسلمانوں کا روایتی تصور یہ ہے کہ مخالفین کے حق میں جو چاہو کہو اور اگر مخالفین ایسی کوئی بات کہیں تو خنجر کی نوک سے ان کی خبر لو۔

...... اگر مخالفین حضور ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں تو علماء کی طرف سے یہ پڑھایا جاتا ہے کہ وہ زبان کاٹ دو جو تکذیب کرتی ہے۔مگر اس سورۃ کی آیت نمبر ۱۴۸ میں حضور ﷺ کو ارشاد ہوتا ہے ﴿فَاِنْ کَذَّبُوْکَ﴾ پس اگر وہ تمہیں جھٹلائیں ﴿فَقُلْ﴾ تو کہو ﴿رَبُّکُمْ ذُوْ رَحْمَۃٍ وَّاسِعَۃٍ﴾ تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے اس تکذیب کے باوجود وہ تم پر رحمت کرتا ہے مگر یہ بھی یاد رکھو ﴿وَلَا یُرَدُّ بَاْسُہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ﴾ کہ جرم کا ارتکاب کرنے والوں سے اس کی سزا کو بھی روکا نہیں جاسکتا۔

گویا اس آیت میں سبق دیا کہ سزا خدا نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے وہ جب آئے گی اس کو کوئی روک نہیں سکے گا۔تمہارا کام یہ ہے کہ تم مکذّبین کو کہو کہ تمہارے رب کی رحمت بہت وسیع ہے اور اس کے عذاب کو روکا نہیں جاسکتا۔

...... مخالفین اسلام ازراہِ تمسخر ہر طرح کے معجزات و نشانات کا مطالبہ کیا کرتے تھے ۔اس کا ردّعمل مسلمانوں کی طرف سے کیا ہونا چاہئے ۔آیت نمبر ۱۵۹ میں فرماتا ہے ﴿ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ﴾ وہ نہیں انتظار کر رہے مگر اس بات کا کہ فرشتے ان کے پاس آئیں ﴿اَوْ یَاْتِیَ رَبُّکَ﴾ یا تمہارا رب ہی آجائے ﴿اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ﴾ یا تمہارے رب کی بعض آیات آجائیں ﴿لَایَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا﴾ تو کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا ﴿لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾ جو پہلے ایمان نہ لا چکا ہو ﴿اَوْ کَسَبَتْ فِیْٓ اِیْمَانِھَا خَیْرًا﴾ یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو۔

اب ایسے مخالفین اور ان کے اس قسم کے مطالبات کہ فرشتے اتریں خود خدا آجائے اس کے نشانات ظاہر ہوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کا ردّعمل کیا ہونا چاہئے ۔قتل اور گردن زنی اور مار دھاڑ اور تلوار!؟۔ نہیں ۔فرماتا ہے ﴿قُلِ انْتَظِرُوْٓا﴾ تم کہو تم لوگ بھی انتظار کرو ﴿اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ﴾ ہم بھی انتظار کر رہے ہیں (کہ خدا کیا فیصلہ فرماتا ہے)۔

ہمارے روایتی تصورات نے دین میں تفرقہ اور گروہ بندی کو دور کرنے کی ذمہ داری نام نہاد غازیوں اور مجاہدوں پر ڈالی ہے گویا سورۃ الانعام کی آیت ۱۶۰ کے مطابق جو ذمہ داری حضور ﷺ کے سپرد نہیں کی گئی وہ ذمہ داری ان غازیوں اور مجاہدوں نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔فرماتا ہے ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ﴾ وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا ﴿وَکَانُوْا شِیَعًا﴾ اور گروہ در گروہ ہو گئے ﴿لَسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ۔ اِنَّمَآ اَمْرُھُمْ اِلَی اللّٰہِ﴾ تمہارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے پاس ہے (گویا ان کے معاملہ میں فیصلہ خدا نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے) ﴿ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ﴾ وہ خود ہی ان لوگوں کو بتائے گا جو وہ کرتے تھے۔

سورۃ الاعراف

آج کے مزعومہ اسلامی معاشرہ میں عمل ہو یا نہ ہو مگر فتویٰ یہ دیا جاتا ہے کہ ہدایت کی طرف بلاؤ اور نہ ماننے کی صورت میں تلوار استعمال کرو۔سورۃ الاعراف کی آیات نمبر ۱۹۹ اور ۲۰۰ میں ارشاد ہوتا ہے ﴿وَاِنْ تَدْعُوْھُمْ اِلَی الْھُدٰی﴾ اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ ﴿لَا یَسْمَعُوْا﴾ وہ نہیں سنتے ﴿وَتَرٰھُمْ﴾ اور (اے رسولؐ) تم ان کو دیکھتے ہو ﴿یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ﴾ وہ تمہاری طرف دیکھتے تو ہیں ﴿وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ﴾ مگر وہ بصیرت نہیں رکھتے۔(پھر بھی تلوار استعمال نہ کرو) ﴿خُذِ الْعَفْوَ﴾ معاف کرو، عفو کو لازم پکڑو ﴿وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ﴾ اور نیکی کا حکم دو ﴿وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ﴾ اور (طاقت کے استعمال کے بجائے) جاہلوں سے اعراض کرو۔

سورۃ الانفال

بدر کے میدان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کو ایک عظیم فتح عطا فرمائی ۔اس موقعہ پر سورۃ الانفال میں جو آیات نازل ہوئیں وہ کھول کر بتا رہی ہیں کہ جنگ کی ابتداء کفار کی طرف سے ہوئی تھی اور اب بھی مسلمانوں کی عظیم فتح اور کفار کی ذلّت آمیز شکست کے بعد اگر جنگ کا اعادہ ہوا تو کفار کی طرف سے ہوگا۔آیت نمبر ۲۰ میں کفار کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:﴿اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَکُمُ الْفَتْحُ﴾ اگر تم نے فتح چاہی تھی تو فتح تو تمہارے پاس آگئی ﴿وَاِنْ تَنْتَھُوْا فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ﴾ اور اگر تم باز آجاؤ تو خود تمہارے لئے بہتر ہے ﴿وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ﴾ اور اگر تم دوبارہ آؤ گے ہم بھی دوبارہ آئیں گے ﴿وَلَنْ تُغْنِیَ عَنْکُمْ فِئَتُکُمْ شَیْئًا وَلَوْ کَثُرَتْ﴾ اور تمہارا گروہ تمہارے کام نہیں آئے گا اگرچہ وہ کثرت میں ہو ﴿وَاَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ اور یہ (یاد رکھو)

کہ اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔

یہ آیت خصوصاً ﴿وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُد﴾ کے الفاظ میں خوب کھول دیا ہے کہ حملہ کی ابتداء کفار نے کی تھی۔ اگر وہ رک جائیں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اگر جس طرح وہ پہلے حملہ آور ہوئے تھے دوبارہ حملہ آور ہوں گے تو مسلمان بھی پہلے کی طرح ان کا مقابلہ کریں گے اور کفار کی کثرت ان کے کام نہ آئے گی۔ کیونکہ الٰہی مدد مومنوں کے ساتھ ہے۔ یہ آیت بتارہی ہے کہ حملہ کی ابتدا کرنے والے کفار تھے مگر ہماری روایتی کہانیاں کہتی ہیں کہ جنگ کی ابتدا مسلمانوں نے کی۔

…… ایک عجیب تصور غیر احمدی مسلمانوں کے روایتی خیالات میں یہ ملتا ہے کہ مسلمانوں کو جنگ کی ابتدا کرنے یا معاشرہ کے اندر رہتے ہوئے طاقت کے استعمال کرنے کا جواز موجود ہے کیونکہ اگر ہو سکے تو طاقت کے ذریعہ فتنہ کو دبانے اور اس کا سر کچلنے کا حکم موجود ہے اور مخالفین اسلام کے باطل خیالات یا خود مسلمان فرقوں کے باطل نظریات چونکہ فتنہ ہیں لہذا ان کو مٹانے کے لئے طاقت کا استعمال جائز ہے۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہر فتنہ کے مٹانے کے لئے طاقت کا استعمال ضروری یا جائز ہے؟ واضح طور پر آیات قرآنی موجود ہیں کہ اگر کوئی گروہ بغیر کسی جواز کے مسلمانوں کے خلاف طاقت کے استعمال میں ابتدا کرتا ہے، لڑائی کا خود آغاز کرتا ہے تو ایسے فتنہ کا طاقت کے ساتھ مقابلہ کرنا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے اور یہ دفاع نفس اسلام اور اسلام سے باہر انسان کے بنیادی حقوق میں شمار کیا گیا ہے۔

لیکن اگر ہر غلط نظریہ، ہر باطل خیال وعقیدہ کو اس وجہ سے طاقت کے زور پر مٹانا جائز قرار دیا جائے کہ وہ فتنہ ہیں تو پھر تو ہر مسلمان کو اپنے ہاتھ سے اپنے بچوں کو قتل کرنا اور اپنے اموال وجائیداد کو تباہ کرنا ضروری ہوگا کیونکہ سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۲۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ یعنی جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں۔ پس اگر ہر فتنہ کو طاقت اور تلوار کے ذریعہ ختم کرنے کا حکم ہے تو قرآن بآواز بلند ہمارے اموال واولاد کو فتنہ قرار دیتا ہے۔ کیا ہمارے خودساختہ اصولوں کی بنا پر اس فتنہ کو مٹانا ضروری نہیں ہوگا؟۔

واقعہ یہ ہے کہ جس فتنہ کو طاقت کے ذریعہ مٹانے کی اجازت دی گئی ہے وہ یہی فتنہ ہے کہ طاقت کے بل پر کسی دین کے اختیار کرنے پر انسان کو مجبور کیا جائے۔ کفار چونکہ دلائل اور معجزات نہیں بلکہ قوت کے بل پر اہل حق کو سچائی سے ہٹنے پر مجبور کرتے تھے اس لئے اسی سورۃ میں آگے چل کر فرمایا (آیت ۳۹۔۴۰): ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ تم ان کو کہو جنہوں نے کفر کیا ﴿اِنْ يَّنْتَهُوْا﴾ اگر وہ باز آجائیں (حملہ اور جارحیت چھوڑ دیں) ﴿يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ﴾ تو جو ماضی میں ہو چکا وہ ان کو معاف کر دیا جائے گا ﴿وَاِنْ يَّعُوْدُوْا﴾ اور اگر وہ دوبارہ (یہی حرکت) کریں گے ﴿فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ﴾ تو پہلوں سے اللہ کی سنت گزر چکی ہے ﴿وَقَاتِلُوْهُمْ﴾ اور ان سے جنگ کرو ﴿حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ﴾ یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے ﴿وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾ اور دین سب اللہ کی خاطر ہو جائے (کفار کی اذیت اور جنگ اور دباؤ اور حملہ کا دخل دین میں نہ ہو مگر خدا کی خاطر دین ہو) ﴿فَاِنِ انْتَهَوْا﴾ پس اگر وہ باز آجائیں ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ تو اللہ اس کو جو وہ کرتے ہیں خوب دیکھنے والا ہے۔

دیکھئے یہ قرآن مجید کا کمال ہے کہ ان آیات میں لفظ فتنہ کا غلط مفہوم نکالنے کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی کیونکہ اس سے پہلے آیت نمبر ۲۹ میں اولاد اور اموال کو فتنہ قرار دے کر واضح کر دیا کہ اس آیت سے یہ نہ سمجھ لینا کہ ہر فتنہ ہی قتال کے ذریعہ مٹایا جاتا ہے بلکہ وہ فتنہ قتال کا محتاج ہے جس میں دین، اللہ کی خاطر نہیں بلکہ طاقت کے استعمال کے نتیجہ میں اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے۔

آج کا مسلمان ایک عجیب تضاد کا شکار ہے کہ عملاً تو آج کے مسلمان کی غیر مسلموں اور مشرکوں سے نہ صرف صلح ہے بلکہ ان کی امداد پر گزارہ ہے مگر روایتی نظریہ یہ ہے کہ غیر مسلم سے صلح جائز نہیں اور اس طرح ایک غیر معمولی نفسیاتی الجھن کا شکار ہیں۔ بہرحال روایتی عقائد غیر مسلم سے صلح سے منع کرتے ہیں جبکہ قرآن حکیم اس سورۃ میں فرماتا ہے کہ (آیت نمبر ۶۲۔۶۳) ﴿وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا﴾ اگر کفار صلح کے لئے جھکیں تو تم بھی جھک جاؤ (اگر یہ خیال ہو کہ وہ صلح کے اظہار سے ناجائز فائدہ اٹھائیں گے) ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ اور اللہ پر توکل کرو ﴿اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ یقیناً وہ خوب سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ ﴿وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ﴾ اور اگر وہ تمہیں دھوکہ دینے کا ارادہ رکھتے ہوں (تو صلح بہرحال ضروری ہے) ﴿فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ﴾ تو اللہ تمہارے لئے کافی ہے ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ﴾ وہی ہے جس نے اپنی مدد کے ساتھ تمہاری تائید کی اور مومنوں کے ساتھ۔

ان آیات میں بڑے زور کے ساتھ مسلمانوں کو ارشاد ہے کہ اگر حملہ آور دشمن بھی لڑائی چھوڑ کر صلح کا اظہار کرے تو صلح کرو خواہ دشمن تمہیں دھوکہ دینے کی غرض سے بھی صلح کا اظہار کرے۔ تمہارے لئے صلح ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے دھوکہ سے بچائے گا۔

غیر مسلموں سے معاشرتی وسیاسی تعلقات تو آج کی دنیا میں عملاً مسلمانوں میں رائج ہیں مگر روایتی عقائد کے لحاظ سے ناجائز ہیں۔

سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۷۳ میں ارشاد ہے کہ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ وہ لوگ جو ایمان لائے ﴿وَلَمْ يُهَاجِرُوْا﴾ مگر وہ ہجرت کر کے (تمہارے پاس) نہیں آئے ﴿مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ﴾ تم پر ان کی مدد کی کوئی ذمہ داری نہیں ﴿حَتّٰى يُهَاجِرُوْا﴾ یہاں تک کہ ہجرت کریں ﴿وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾ اور اگر وہ تم سے دین میں مدد چاہیں ﴿فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ﴾ تو تم پر مدد واجب ہے ﴿اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ﴾ مگر اس قوم کے خلاف جن کے درمیان اور تمہارے درمیان معاہدہ ہے۔

اس آیت میں ایک مسلمان قوم کو کسی غیر مسلم قوم کے خلاف جن سے معاہدہ ہے کسی مسلمان قوم کی جو ہجرت کر کے نہیں آئے مدد کی اجازت نہیں دی گئی۔

سورۃ التوبہ

اگرچہ آج کی عالمی سیاست میں تمام مسلمان ممالک مشرک اور دھریہ ممالک کے دست نگر ہیں اور ان سے معاہدات کئے ہوئے ہیں مگر جہاں تک فتویٰ کا تعلق ہے فتویٰ یہی دیا جاتا ہے کہ غیر مسلموں سے جہاد کر کے ان کو کلمہ پڑھوانا ضروری ہے۔

سورۃ براءت کی آیت نمبر ۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ ہاں مگر وہ مشرک جن سے تم نے معاہدہ کیا ہے ﴿ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا﴾ پھر انہوں نے تمہارے ساتھ کوئی کمی نہیں کی ﴿وَلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا﴾ اور نہ ہی تمہارے خلاف کسی کی مدد کی ہے ﴿فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ﴾ تو جو ان کی (بیان کردہ) مدت ہے اس کے مطابق تم ان سے عہد کو پورا کرو ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ اللہ تعالیٰ متقیوں کو پسند فرماتا ہے۔

ہمارا فتویٰ مشرکین کو اگر وہ ایمان نہیں لاتے قتل کا حکم دیتا ہے، قرآن کریم کا فتویٰ مشرکین سے معاہدات کی اجازت دیتا ہے اور ان کو پورا کرنے کو تقویٰ کا حصہ ٹھہراتا ہے۔

اگر کوئی مشرک قابو آجائے تو ہمارے "جہاد" کے نام پر فتویٰ دینے والے کیا فتویٰ دیتے ہیں اور قرآن کیا کہتا ہے۔ سورۃ براءت کی آیت نمبر ۶ میں ارشاد ہے: ﴿وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ اور اگر مشرکوں میں سے کوئی ﴿اسْتَجَارَكَ﴾ تم سے پناہ مانگے ﴿فَاَجِرْهُ﴾ تو اس کو پناہ دو ﴿حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ﴾ یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سنے ﴿ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ﴾ پھر اس کو اس کے امن کی جگہ پہنچا دو ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ﴾ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ ایسی قوم ہے جو علم نہیں رکھتے۔ کیا اس آیت کا مضمون ہمارے روایتی فتاویٰ سے کوئی مطابقت رکھتا ہے؟

ہمارے روایتی فتوے مخالفین اسلام کے انکار پر جہاد بالسیف کو فرض قرار دیتے ہیں مگر سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۱۳ میں مومنوں کو لڑائی پر ابھارنے کی حکمت بالکل مختلف بتائی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے ﴿اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا﴾ کیا تم اس قوم سے لڑائی نہیں کرو گے ﴿نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ﴾ جنہوں نے اپنی قسمیں (یعنی ایسے معاہدات جو قسم کے ساتھ پختہ کئے گئے تھے) توڑیں ﴿وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ﴾ اور رسولؐ کو نکالنے کا ارادہ کیا ﴿وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ﴾ اور ابتداء پہلی مرتبہ انہوں نے کی تھی۔

یہ آیت بھی کھول کر بتارہی ہے کہ ان لوگوں سے لڑائی کرنے میں کوئی اخلاقی اور قانونی روک اور حرج نہیں جن لوگوں نے لڑائی کی ابتداء کی ہے اور اپنی قسمیں توڑیں اور رسول اللہ ﷺ کو شہر سے نکالنے کا ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ گویا اس آیت کی رو سے لڑائی کی ابتدا مخالفین کی طرف سے ہوئی مگر ہمارے بعض علماء کی بیان کردہ کہانیاں کہتی ہیں کہ نہیں لڑائی کی ابتداء مخالفین کے انکارِ اسلام کی وجہ سے ہم نے کی تھی۔

سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۳۶ بھی مسلمانوں کی لڑائی کی وجہ بتارہی ہے۔ فرماتا ہے ﴿قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً﴾ کہ اے مسلمانو! تم مشرکوں سے اکٹھے ہو کر جنگ کرو ﴿كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً﴾ جس طرح وہ تم سے اکٹھے ہو کر جنگ کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے مشرکین سے جنگ سے پہلے مشرکین مسلمانوں سے جنگ کے لئے اکٹھے ہو چکے تھے جیسا کہ ﴿كَمَا﴾ کا لفظ اشارہ فرمارہا ہے۔

…… ایک دفعہ ایمان لا کر پھر ایمان سے پھر جانے والوں کے لئے قتل کی سزا ہمارے روایتی فتاویٰ میں بڑے شدومد سے داخل ہے مگر قرآن مجید اس مضمون کو بار بار بیان کرتا ہے کہ ان منافقین نے پہلے اسلام کا اقرار کیا اور پھر ارتداد اختیار کیا اور اس کے بعد ان کی شرارتوں کا، ان کے استہزاء کا، ان کے عذر معذرت کرنے کا، ان کو مہلت دئے جانے کا ذکر ہے، ان کو نصیحت کرنے کا ارشاد ہے کہیں بھی ان کے قتل کا حکم نہیں باوجود اس کے کہ وحی قرآنی کے ذریعہ حضور ﷺ کو بتا دیا گیا تھا کہ ان منافقین نے پہلے ایمان کا اقرار کیا تھا اور اب اس سے پھر گئے ہیں۔ مگر ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکی (کسی منافق کو حضور ﷺ نے قتل کیا تھا۔ سورۃ التوبہ آیت ۶۴ تا ۶۶ میں فرماتا ہے: ﴿يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ منافق (ازراہ تمسخر) ڈر کا اظہار کرتے ہیں ﴿اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ﴾ کہ ان پر کوئی سورۃ اتاری جاوے ﴿تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ﴾ جو بتاوے جو ان کے دلوں میں ہے ﴿قُلِ اسْتَهْزِءُوْا﴾ تم کہو تم لوگ استہزاء کرو ﴿اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ﴾ اللہ تعالیٰ نکالنے والا ہے ﴿مَّا تَحْذَرُوْنَ﴾ جس سے تم ڈرتے ہو ﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ﴾ اور اگر تم ان سے پوچھو ﴿لَيَقُوْلُنَّ﴾ تو وہ ضرور کہیں گے ﴿اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ﴾ ہم تو صرف باتیں بنارہے تھے اور کھیل رہے تھے۔ ﴿قُلْ﴾ تم کہو ﴿اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ﴾ کیا اللہ کے ساتھ، اس کی آیات کے ساتھ، اس کے رسول کے ساتھ تم استہزاء کر رہے تھے۔

کیا اس واضح ربانی ارشاد کے بعد جس سے ان کا ارتداد ثابت ہوتا تھا ان کو قتل کیا گیا؟ قتل کے بجائے ارشاد ربانی ہوا

﴿لَا تَعْتَذِرُوْا﴾ تم عذر نہ کرو ﴿قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾ تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا (یعنی ارتداد اختیار کیا) ﴿اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ﴾ اگر تم میں سے ایک گروہ کو معاف فرمائیں گے۔ (ارتداد کی سزا ہمارے روایتی عقائد میں قتل ہے نہ کہ معافی) ﴿نُعَذِّبْ طَآئِفَةً﴾ ہم ایک اور گروہ کو سزا دیں گے ﴿بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ﴾ کیونکہ وہ مجرم تھے۔

…… انہی منافقین کا جن کے متعلق یہ فرما چکا ہے ﴿كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾ کہ تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا اس سورۃ کی آیت نمبر ۹۴۔۹۵ میں ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

روزہ تقویٰ، قبولیت دعا اور قربِ الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

قرآن کو رمضان سے خاص نسبت ہے اس لئے قرآن پڑھیں اور درس القرآن میں شامل ہوں

رمضان المبارک کے فضائل و برکات اور قبولیت دعا کے ایمان افروز مضمون کا بیان

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۳۱/اکتوبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۳۱/اخاء ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ۔ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۔وَلِتُكْمِلُوْا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوااللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾ (سورة البقره :۱۸۶۔۱۸۷)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کا مہینہ شروع ہو چکا ہے اور پانچ روزے گزر بھی گئے اور پتہ بھی نہیں چلا۔حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ بہت عظیم اور برکتوں والا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے فضلوں سے نوازنے کے طریقے تلاش کرتا ہے کہ کس طرح مَیں اپنے بندوں کو شیطان کے پنجے سے نکالوں اور اپنا بندہ بناؤں۔ جب بھی بندہ اس کی طرف بڑھے اس کے ایمان اور احسان کے دروازے کھلے ہوئے پاتا ہے لیکن رمضان میں تو پہلے سے بڑھ کر اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہوتا ہے۔اور یہ بھی اس کے احسانات ہیں کہ جو لوگ عبادت میں سست ہوتے ہیں، نوافل میں سست ہوتے ہیں، قرآن کریم کو پڑھنے میں، اس کے احکامات پر عمل کرنے میں سست ہوتے ہیں ان کے لئے ایک نظام کے تحت ایک مہینہ مقرر کر دیا ہے تاکہ جو عبادت کرنے والے اور نوافل پڑھنے والے، قرآنی احکامات پر عمل کرنے والے لوگ ہیں جب اس مہینہ میں پہلے سے زیادہ، پہلے سے بڑھ کر توجہ کے ساتھ ان عبادات کو بجالانے کی کوشش کریں گے تو جو لوگ سست ہیں وہ بھی ان کی دیکھا دیکھی کچھ نہ کچھ عبادات بجالائیں گے۔ ماحول کا ان پر بھی اثر ہوگا وہ بھی کچھ نہ کچھ ان نیک کاموں میں حصہ لیں گے۔تو اس طرح ان کو بھی عادت پڑ جائے گی۔ایسے لوگوں میں سے کچھ لوگ پھر مستقل ان نیکیوں پر قائم بھی رہ جائیں گے۔اور شیطان کو دور رکھنے والے ہوں گے۔تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے لوگوں پر مَیں اپنی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے کھولوں گا۔اللہ تعالیٰ ایسے بھٹکے ہوئے لوگوں کو اپنی طرف آنے سے اس قدر خوش ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو خوشی ایک ماں کو ایک گمشدہ بچے کے ملنے سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی اپنے گمشدہ بندے کے ملنے سے ہوتی ہے۔واپس آنے سے ہوتی ہے، عبادات بجالانے سے ہوتی ہے۔اور رمضان میں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ہر دروازہ کھول دیتا ہے۔قرآن جو خدا کی کتاب ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہے جس کے پڑھنے سے ہمیں خدا تعالیٰ کی معرفت عطا ہوتی ہے اس کو بھی رمضان سے ایک خاص نسبت ہے۔اس لئے رمضان میں اور عبادات کے ساتھ اس کو پڑھنے اور جہاں بھی درسوں کا انتظام ہو وہاں اس کے درس سننے کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہوسکتی۔روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔(ملفوظات جلد اول صفحہ ۹۰۲)

تو اس اقتباس میں آپ نے فرمایا کہ رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں اور سورج کی تپش سے جو گرم ممالک ہیں ان کو علم ہے کہ کیا حال ہوتا ہے اور پھر اگر حبس بھی شامل ہو جائے اس میں تو اور بھی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔گرمی دانے وغیرہ نکل آتے ہیں اور جن بیچاروں کے پاس اس گرمی کے توڑ کے لئے ذرائع نہیں ہوتے، سامان میسر نہیں ہوتے وہ اس حالت میں جسم میں جلن اور دانوں میں خلش وغیرہ محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔اب تو خیر یہاں یورپی ممالک میں بھی گرمی اچھی خاصی ہونے لگی ہے اور ذرا سائے سے باہر نکلیں تو دھوپ کی چبھن حال خراب کر دیتی ہے تو یہ جو تکلیف ہو رہی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھانے پینے کو چھوڑ کر، جسمانی لذتوں کو چھوڑ کر، میری خاطر کچھ وقت تکلیف برداشت کرو یہ بھی اسی طرح کی تکلیف بعض اوقات ہو رہی ہوتی ہے۔اور فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ کی خاطر تکلیف برداشت کرتے ہو تو پھر تمہارے اندر سے بھی ایک جوش پیدا ہونا چاہئے۔اللہ تعالیٰ کی محبت کی گرمی پیدا ہونی چاہئے۔اور اس سے پھر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی اور اس کی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہو۔تو فرمایا کہ بیرونی تکلیف بھوک پیاس کی اور اندرونی جوش اللہ تعالیٰ کی محبت کی گرمی اکٹھی ہو جائیں تو اسی کا نام رمضان ہے۔

پھر آپ نے فرمایا:﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے، دوری حاصل ہو جائے اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ فرمایا پس اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔فرمایا مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں مَیں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنّت اہل بیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ۔سلمان یعنی الصُّلْحَان کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی۔ایک اندرونی، دوسری بیرونی۔اور یہ اپنا کام رِفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے

اور مَیں جب مشربِ حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشربِ حسن پر ہوں جس نے جنگ نہ کی تو مَیں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ مَیں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں مَیں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جارہے ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہوسکتا تھا۔ اور اگر اس وقت مَیں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔

تو یہاں خاص طور پر یہ جوانی کی مثال دے کر آپ جوانوں کو سمجھا رہے ہیں کہ بعض دفعہ بیماری کی وجہ سے ایک عمر کے بعد روزے چھوڑنے پڑتے ہیں۔ لیکن نوجوانی کی عمر ایسی ہے کہ اس میں روزے صحیح طور پر رکھے جاسکتے ہیں۔ اور اس عمر کا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ لیکن ایک اور مرتبہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ہر کسی کو اتنا لمبا عرصہ روزے نہیں رکھنے چاہئیں، نہ وہ رکھ سکتا ہے۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے کہا تھا اور ساتھ تائید تھی اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ نے قوت عطا کی تھی اس لئے مَیں رکھ سکا۔ لیکن بہرحال رمضان کے روزے ایسے ہیں جن کو ضرور رکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ ہر بالغ مسلمان پر فرض ہیں اگر بیماری وغیرہ کی کوئی وجہ نہ ہو۔ روزے کی اہمیت اور اس کے نتیجہ میں انسان جو خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا ہے اس بارہ میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزے ہیں۔ (جامع الصغیر)

پھر ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ایک ڈھال ہے اور آگ سے بچانے والا ایک حصن حصین ہے۔ (مسند احمد)۔ یعنی ایک مضبوط قلعہ ہے جو آگ کے عذاب سے بچاتا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپؓ نے فرمایا تم میں سے کسی کو فتنہ کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی ارشاد یاد ہے؟ تو کہتے ہیں مَیں نے کہا جیسا آنحضرت ﷺ نے فرمایا من وعن یاد ہے۔ آپؓ نے (یعنی حضرت عمرؓ نے) فرمایا کہ تم تو بات کرنے میں بڑے دلیر ہو۔ بہرحال کہتے ہیں مَیں نے عرض کی کہ آدمی کو جو فتنہ اس کے گھربار، مال، اولاد یا ہمسایوں سے پہنچتا ہے، نماز، روزہ، صدقہ، اچھی بات کا حکم اور برائی سے روکنا اس فتنہ کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (صحیح بخاری)

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یقیناً جنت میں بالا خانے ہوں گے جن کے اندرونے باہر سے اور خارجی حصے اندر سے نظر آتے ہوں گے۔ اس پر ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر سوال کیا کہ حضورؐ یہ کن کے لئے ہوں گے۔ فرمایا: یہ ان کے لئے ہوں گے جو خوش گفتار ہوں گے، ضرورتمندوں کو کھانا کھلانے والے ہوں گے، روزے کے پابند اور راتوں کو جب لوگ سوتے ہوں تو وہ نمازیں ادا کریں'۔ (سنن ترمذی)

تو ان احادیث سے روزے کی اہمیت مزید واضح ہوتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ صرف بھوکا پیاسا نہیں رہنا بلکہ اس کے ساتھ تمام برائیوں کو بھی چھوڑنا ہے، نیکیوں کو اختیار کرنا ہے، غریبوں کا خیال رکھنا ہے، ان کی ضروریات کو پورا کرنا ہے، نمازوں کی ادائیگی بھی کرنی ہے، فرض سے بڑھ کر نوافل پڑھنے کی طرف بھی توجہ کرنی ہے اور ان تمام چیزوں کے ساتھ روزے دار بھی ہو، تمام جائز چیزوں، خوراک وغیرہ کو ایک معینہ مدت کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاطر چھوڑنے والے ہو، تمام شرائع پورے کرنے والے ہو تو یہ تمہارے جو فتنے ہیں جن فتنوں میں تم پڑے ہوئے ہو اولاد کی طرف سے، کاروباری ہیں، ہمسایوں کے ہیں، لڑائی جھگڑے ہیں تو ان نیکیوں کی وجہ سے جو تم انجام دے رہے ہو گے ان سے تم بچ سکتے ہو اور یہ نیکیاں ہیں جو ان فتنوں کا کفارہ ہو جائیں گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ تو میرے لئے ہیں مَیں ہی ان کی جزا بن جاتا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کا وصال ہو

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جاتا ہے روزوں کے ذریعہ اگر تمام شرائط کے ساتھ وہ رکھے ہوں۔ یہ اس لئے ہے کہ میرا بندہ میرے لئے روزے میں اپنی جائز خواہشات اور اپنے کھانے پینے کو بھی ترک کر دیتا ہے۔ فرمایا روزہ گناہوں کے خلاف ایک ڈھال ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ ایک وہ خوشی جو اسے اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ خدا کے فضل سے اپنے روزوں کو مکمل کر لیتا ہے۔ یہ خوشی اسے دنیا میں ملتی ہے اور ایک وہ خوشی جو اسے آخرت میں ملے گی جب وہ اپنے رب سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس سے راضی ہوگا۔ نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا روزہ دار کے منہ کی بُو خدا کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے۔

(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام اللہ)

پھر حضرت ابومسعود غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رمضان کے شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر بنوخزاعہ کے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے نبی ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزیّن کیا جاتا ہے اور جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ کو روزے دار کے منہ کی بُو جو ہے، نہ کھانے کی وجہ سے منہ میں پیدا ہو جاتی ہے، صرف اس لئے پسند ہے کہ میرے بندے نے میری خاطر اپنے اوپر یہ پابندی لگائی ہوئی ہے اور میری عبادت میں مشغول ہے تو خدا تعالیٰ ایسے روزہ داروں کی بہت قدر کرتا ہے۔ اور ایسے لوگوں پر اپنی رحمتوں اور فضلوں کی ہوائیں چلاتا ہے۔ اس دنیا میں بھی انہیں اپنی پناہ میں رکھتا ہے اور اگلے جہان میں بھی اپنی جنتوں کا وارث بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس کو سمجھتے ہوئے جو روزے رکھنے کا حق ہے اس کے مطابق رمضان گزارنے کی کوشش کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو روزے میں سستی کر جاتے ہیں کہ صلوٰۃ کا مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ اس کے بعد روزے کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں۔ تزکیہ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمریں دنیوی دھندے میں گزرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اُس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔ (تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰۔۲۱)

پھر ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن انسانوں کے لئے ہدایت کے طور پر اتارا گیا ہے جس میں ہدایت کی تفصیل دی گئی ہے اور سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والے امور بیان کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

ایک تو اس کا یہ مطلب ہے کہ جب انسان غور سے اس کو پڑھے، اس کو سمجھنے کی کوشش کرے، اس کے احکامات کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرے تو خدا تعالیٰ کی معرفت بھی اس کو حاصل ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ ایسے بندوں کو اپنے پیاروں میں شامل کر لیتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

﴿هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ﴾ یعنی قرآن میں تین صفتیں ہیں۔ اول یہ کہ جو علوم دین لوگوں کو معلوم نہیں رہے تھے ان کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔ دوسرے جن علوم میں پہلے کچھ اجمال چلا آتا تھا ان کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ تیسرے جن امور میں اختلاف اور تنازعہ پیدا ہو گیا تھا ان میں قول فیصل بیان کر کے حق اور باطل میں فرق ظاہر کرتا ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ ٦٤٨)

تو اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ یہ تین باتیں جو بیان کی گئی ہیں کیونکہ شریعت اب کامل ہوئی ہے آنحضرت ﷺ پر، پہلے لوگوں پر صرف اس علاقے یا وقت کے لحاظ سے احکامات دئے گئے تھے، تمام علوم دین نہیں بتائے گئے تھے اس لئے آنحضرت ﷺ پر یہ کامل کتاب اتاری گئی ہے اور تمام قسم کی ہدایت جس

کی انسان کو ضرورت پڑ سکتی ہے اس میں بیان کر دی گئی ہے۔ پھر ایسے تمام احکامات جو پہلے واضح نہ تھے، پہلے انبیاء کی تعلیم میں معین نہ ہوئے تھے یا ایسے علوم جن کا معین طور پر انسان کو علم نہ تھا اس کو بھی تفصیل سے بیان کر دیا۔ پھر ساتھ ہی یہ ہے کہ دلیل کے ساتھ حق اور باطل، سچ اور جھوٹ، غلط اور صحیح میں فرق بتایا گیا ہے۔ تو جس قدر استطاعت ہے اس پر غور کرتا رہے اس لئے قرآن شریف زیادہ پڑھنا چاہئے اور اس کی حسین تعلیم پر عمل کرنا چاہئے، اس سے حصہ لینا چاہئے۔ بہرحال رمضان اور قرآن کی ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جبریل ہر رمضان میں جتنا قرآن نازل ہو چکا ہوتا آنحضرت ﷺ کے ساتھ مل کر اسے دہراتے تھے۔ اس لئے بھی ان دنوں میں قرآن پڑھنے، سمجھنے اور درسوں میں شامل ہونے کی طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ اس کا ادراک پیدا ہو، اس کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو، معرفت حاصل ہو۔ پھر آگے اس میں بیان ہوا ہے روزے کے بارہ میں کہ کیا کیا رخصتیں ہیں اور کتنا رکھنا چاہئے اس بارہ میں گزشتہ خطبے میں سب بیان ہو چکا ہے۔

پھر اگلی آیت میں بیان فرمایا ہے کہ میرے بندوں سے کہہ دو کہ مَیں تو تمہارے قریب ہوں۔ دعا کے مضمون کے بارہ میں۔ دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں۔ لیکن تمہیں اگر دعا کے طریقے اور سلیقے آتے ہوں تو مجھے قریب پاؤ گے۔ اس آیت کو روزوں کی فرضیت کی آیت کے ساتھ رکھا گیا ہے اور پھر اس سے اگلی آیت میں بھی رمضان کے بارہ میں احکام ہیں۔ تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تو اپنے سے مانگنے والوں کی باتیں سنتا ہوں۔ لیکن تمہارا بھی تو فرض بنتا ہے کہ جو میرے احکامات ہیں ان کو مانو۔ نیک باتوں پر عمل کرو، بری باتوں کو چھوڑو۔ یہ تو نہیں کہ صرف دنیاداری کی باتیں ہی کرتے رہو۔ کبھی مجھ سے میری محبت کا اظہار نہ ہو۔ جب کسی مصیبت میں گرفتار ہو تو آ جاؤ۔ گو ایسے لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ کسی مصیبت میں گرفتار دیکھ کر جب وہ پکارتے ہیں تو ان کی مدد کرتا ہے۔ لیکن جب وہ مصیبت سے نکلتے ہیں تو پھر وہی باغیانہ رویہ اپنا لیتے ہیں۔ تو یہ طریق تو دنیاوی تعلقات میں بھی نہیں چلتے۔ تو بہرحال خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اپنے ان بندوں کے قریب ہوں۔ ان کی دعائیں سنتا ہوں جو میرے قریب ہیں، جن کو میری ذات سے تعلق ہے۔ صرف اپنے دنیاوی مقصد حاصل کروانے کے لئے ہی میرے پاس دوڑے نہیں چلے آتے۔ اب جبکہ تم میرے کہنے کے مطابق روزے رکھ رہے ہو، بہت سی برائیوں کو چھوڑ رہے ہو، نیکی کی تلقین کر رہے ہو، نمازوں میں باقاعدگی اختیار کر رہے ہو، نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ دے رہے ہو تو مَیں بھی تمہاری دعاؤں کو سنتا ہوں، جواب دیتا ہوں۔ مَیں تو اس انتظار میں بیٹھا ہوں کہ میرا کوئی بندہ خالص ہو کر مجھے پکارے تو مَیں اس کی پکار کا جواب دوں۔ اب جبکہ تم خالص ہو کر مجھے پکار رہے ہو، مجھ پر کامل ایمان رکھتے ہو، میرے بندوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہو، ان کا خیال رکھ رہے ہو، رمضان میں غریبوں کے روزے رکھوانے اور کھلوانے کا بھی اہتمام کر رہے ہو، توجہ دے رہے ہو، لڑائی جھگڑوں سے دُور ہو، معاف کرنے میں پہل کرنے والے ہو، انتقام سے دور ہٹنے والے ہو، کیونکہ کامل ایمان کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات پر بھی کامل ایمان اور یقین ہو، اس لئے میری صفات کو ہر وقت ہمیشہ مدنظر رکھنے والے بھی ہو اور اپنی استعدادوں کے مطابق ان کو اپنانے والے ہو، تو اے میرے بندو! مَیں تمہارے قریب ہوں، تمہارے پاس ہوں، تمہاری دعاؤں کو سن رہا ہوں تمہیں اب کوئی غم اور فکر نہیں ہونا چاہئے۔ اور رمضان کے مہینے میں تو مَیں اپنی رحمت کے دروازے وسیع کر دیتا ہوں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ﴾ اگر مَیں نے کہا ہے کہ مَیں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں تو اس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ مَیں ہر ایک پکار کو سن لیتا ہوں۔ جس پکار کو مَیں سنتا ہوں اس کے لئے دو شرطیں ہیں۔ اوّل مَیں اس کی پکار سنتا ہوں جو میری بھی سنے۔ دوسرے مَیں اس کی پکار سنتا ہوں جسے مجھ پر یقین ہو، مجھ پر بدظنی نہ ہو۔ اگر دعا کرنے والے کو میری طاقتوں اور قوتوں کا یقین ہی نہیں تو مَیں اس کی پکار کو کیوں سنوں گا۔ پس قبولیت دعا کے لئے دو شرطیں ہیں۔ جس دعا میں یہ دو شرطیں پائی جائیں گی وہی قبول ہو گی اسی لئے یہاں اللہ تعالیٰ نے الدّاع فرمایا ہے جس کے معنے ہیں ایک خاص دعا کرنے والا۔ اور اس کے آگے شرائط بتا دیں جو الدّاع میں پائی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ وہ میری سنے اور مجھ پر یقین رکھے۔ یعنی وہ دعا میرے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق ہو، جائز ہو، ناجائز نہ ہو، اخلاق کے مطابق ہو، سنت کے مطابق ہو، اگر کوئی شخص ایسی دعائیں کرے گا تو مَیں بھی اس کی دعاؤں کو سنوں گا۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ اے اللہ! میرا فلاں عزیز مر گیا ہے تُو اسے زندہ کر دے تو یہ دعا قرآن کے خلاف ہے، محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کے خلاف ہے۔ جب اُس نے قرآن کی ہی نہیں مانی، محمد رسول اللہ ﷺ کی نہیں مانی تو خدا اُس کی بات کیوں مان لے۔ پس ﴿فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ تمہیں چاہئے کہ تم میری باتیں مانو اور مجھ پر یقین رکھو۔ اگر تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے تو مَیں بھی تمہاری دعا کیسے سن سکتا ہوں؟ پس قبولیت دعا کے لئے دو شرطیں ہیں اول ﴿فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِي﴾ تم میری باتیں مانو۔ (۲) ﴿وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ﴾ اور مجھ پر یقین رکھو۔ جو لوگ ان شرائط کو پورا نہیں کرتے وہ دیندار نہیں۔ وہ میرے احکام پر نہیں چلتے اس لئے مَیں بھی یہ وعدہ نہیں کرتا کہ مَیں ان کی دعائیں سنوں گا۔ بے شک مَیں ان کی دعاؤں کو بھی سنتا ہوں مگر اس قانون کے ماتحت ان کی ہر دعا کو نہیں سنتا۔ لیکن جو شخص اس قانون پر چلتا ہے۔ اور پھر دعائیں بھی کرتا ہے مَیں اس کی ہر دعا کو سنتا ہوں۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۴۰۵۔۴۰۶)

پھر آپ نے فرمایا:

پس رمضان کے مہینہ کا دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں دعا کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے قَرِيْبٌ کے الفاظ بیان فرمائے۔ اگر وہ قریب ہونے پر بھی نہ مل سکے تو اور کب مل سکے گا۔ جب بندہ اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیتا ہے اور اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اب وہ خدا تعالیٰ کا در چھوڑ کر کہیں نہیں جائے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے اس پر کھل جاتے ہیں اور ﴿اِنِّيْ قَرِيْبٌ﴾ کی آواز اس کے کانوں میں بھی آنے لگتی ہے جس کے معنے سوائے اس کے اور کیا ہو سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور جب کوئی بندہ اس مقام پر پہنچ جائے تو اسے سمجھ لینا چاہئے کہ اس نے خدا کو پا لیا۔

حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عمر روایت کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس ماہ اللہ سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔

پھر ایک حدیث ہے کہ روزہ دار کے لئے اس کی افطاری کے وقت کی دعا ایسی ہے جو ردّ نہیں کی جاتی۔ (ابن ماجہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:

”اگر لوگ پوچھیں کہ روزہ سے کیسے قریب حاصل ہو سکتا ہے تو کہہ ﴿فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾ یعنی مَیں قریب ہوں اور اس مہینہ میں دعائیں کرنے والوں کی دعائیں سنتا ہوں۔ چاہئے کہ پہلے وہ ان احکاموں پر عمل کریں جن کا مَیں نے حکم دیا ہے اور ایمان حاصل کریں تا کہ وہ مراد کو پہنچ سکیں اور اس طرح سے بہت ترقی ہو گی“۔ (الحکم ۱۷/نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اس بارہ میں مزید فرماتے ہیں:

”روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے ویسے ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کا ذکر فرماتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا ہے ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾ یہ ماہ رمضان کی ہی شان میں فرمایا گیا ہے اور اس سے اس ماہ کی عظمت اور سرّ الٰہی کا پتہ لگتا ہے کہ اگر وہ اس ماہ میں دعائیں مانگیں تو مَیں قبول کروں گا لیکن ان کو چاہئے کہ میری باتوں کو قبول کریں اور مجھے مانیں۔ انسان جس قدر خدا کی باتیں ماننے میں قوی ہوتا ہے خدا بھی ویسے ہی اس کی باتیں مانتا ہے۔ ﴿لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہ کو رُشد سے بھی خاص تعلق ہے اور اس کا ذریعہ خدا پر ایمان، اس کے احکام کی اتباع اور دعا کو قرار دیا ہے۔ اور بھی باتیں ہیں جن سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے“۔ (الحکم ۲۴/جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے، دعاؤں کا مہینہ ہے“۔ (الحکم ۲۴/جنوری ۱۹۰۱ء)

پھر اسی آیت کی تشریح کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا یعنی ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾ فرمایا: یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

کہ مَیں بہت نزدیک ہوں یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ آ سکتا ہے اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے بلکہ میرا قادر ہونا بھی بپایہ یقین پہنچتا ہے۔ لیکن چاہئے کہ ایسی حالت تقویٰ اور خداترسی کی پیدا کریں کہ مَیں ان کی آواز سنوں! اور نیز چاہئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اس کے کہ جو ان کو معرفت تامہ ملے اس بات کا اقرار کریں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے۔ کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسی کو عرفان دیا جاتا ہے۔

(ایام الصلح' روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۰۔۲۶۱)

حدیث میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کو خوب یاد کیا کرو یہاں تک کہ لوگ کہیں کہ یہ مجنون شخص ہے۔ یہ ہے اللہ کو یاد کرنے کا طریق۔

حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کی ہر رات اللہ تعالیٰ ایک منادی کرنے والے فرشتہ کو بھیج دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے کہ اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور آگے بڑھ۔ کیا کوئی ہے جو دعا کرے تا کہ اس کی دعا قبول کی جائے کیا کوئی ہے جو استغفار کرے کہ اسے بخش دیا جائے کیا کوئی ہے جو توبہ کرے تا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔ (کنزل العمال)

پھر حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب رات کا نصف یا 2/3 حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قریب کے آسمان کی طرف اتر آتا ہے، پھر فرماتا ہے کیا کوئی سوالی ہے جسے دیا جائے؟، کیا کوئی دعا کرنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے؟، کیا کوئی بخشش کا طالب ہے کہ اسے بخش دیا جائے؟ یہ صورت حال اسی طرح جاری رہتی ہے یہاں تک کہ فجر نمودار ہو جاتی ہے۔ اس لئے نوافل کے لئے اٹھنا بہت ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ صرف سحری کھانے کے لئے اٹھے، وقت مقرر کرنا چاہئے نوافل کے لئے بھی۔

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے مَیں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو مَیں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کروں گا اور اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا تو مَیں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھر آئے گا تو مَیں اس کی طرف ایک ہاتھ آؤں گا۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ آئے گا تو مَیں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو مَیں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا ہے، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی ہاتھ اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے یعنی صدق دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ ردّ نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے اُس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کی قبولیت کے آثار اور سامان بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اُسے چاہئے کہ دعا کرے''۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳۔ مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۔ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ ۲۵۵)

پھر آپؑ نے فرمایا:

''دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے کو سیراب کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے یعنی صحیح جو دعا مانگنے کی جگہ ہے وہ نماز ہے جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آ سکتا ہے ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا کو بھی اس پر رحم آ جاتا ہے اور خدا اس کا متولی ہو جاتا ہے۔ (یعنی سب کام اس کے کرنے لگ جاتا ہے) اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولّی کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۱۹۔ مورخہ ۱۰۔۱۷/جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۔ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ ۲۵۶)

پھر آپؑ نے فرمایا:

''اگر میرے بندے میرے وجود سے سوال کریں کہ کیونکر اس کی ہستی ثابت ہے اور کیونکہ سمجھا جائے کہ خدا ہے۔ (خدا تعالیٰ کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں) تو اس کا جواب یہ ہے کہ مَیں بہت ہی نزدیک ہوں۔ مَیں اپنے پکارنے والے کو جواب دیتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو مَیں اس کی آواز سنتا ہوں۔ اور اس سے ہمکلام ہوتا ہوں۔ پس چاہئے کہ اپنے تئیں ایسا بناویں کہ مَیں ان سے ہمکلام ہو سکوں اور مجھ پر کامل ایمان لاویں تا کہ ان کو میری راہ ملے''۔

(لیکچر لاہور صفحہ ۱۳ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ ۶۴۹)

اب ایک دعا پیش کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کو لکھی تھی کہ یہ کریں۔ فرمایا، دعا یہ ہے:

اے رب العالمین! مَیں تیرے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہو جائے۔ مَیں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما، رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ (آمین)

پھر ایک اور دعا ہے جو آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں کی کہ:

''اے اللہ! تُو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے تو خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی مخفی نہیں ہے۔ مَیں ایک بدحال، فقیر اور محتاج ہوں، تیری مدد اور پناہ کا طالب، سہما ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہوں۔ مَیں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں، تیرے حضور میں ایک گناہگار ذلیل کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینا کی طرح خوفزدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں جس کی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور جس کے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں۔ جس کا جسم تیرے حضور گرا پڑا ہے اور تیرے لئے اس کا ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ! تُو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول فرماتا ہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے۔ (میری دعا قبول فرما)۔ (الجامع الصغیر للسیوطیؒ۔ جز اول صفحہ ۵۲ مبطوعہ المکتبۃ الاسلامیۃ لائلپور۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۴۔ مطبوعہ بیروت)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں اپنے پیاروں کی طرح دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آنحضرت ﷺ کی اپنی امت کے لئے اپنے پیارے مہدی کے ماننے والوں کے لئے جو آپ نے دعائیں کی تھیں ان دعاؤں کا وارث بنائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا حقیقی عبادت گزار بندہ بنائے۔ اس کی طرف جھکنے والے ہوں، اس سے مدد طلب کرنے والے ہوں، اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے، فضل فرمائے اور ہمیں ہماری زندگیوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی فتوحات کی اور دنیا پر غالب آنے کے نظارے دکھائے۔ اے اللہ! اس رمضان کی برکات سے ہمیں بے انتہاء حصہ دے۔ ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھ اور اپنے رحمت اور فضل کی چادر میں ہمیں ہمیشہ لپیٹے رکھ۔ آمین

M. S. DOUBLE GLAZING LTD
Supplier & Installers
UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries
For Friendly Quote Please Contact: Muhammad Sajid Qamar
Tel: 020 8664 8040 Mobile:07734470783 Fax: 020 8665 6685
Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee
احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔ اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

بقیہ :بعض غیر احمدی مسلمانوں کے چند روایتی عقائد اور قرآن شریف
از صفحہ نمبر ۴

:﴿یَعْتَذِرُوْنَ اِلَیْکُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَیْھِمْ﴾ جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ تمہارے پاس عذر کریں گے ﴿قُلْ لَّاتَعْتَذِرُوْا﴾ تم کہو، تم عذر نہ کرو ﴿قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰہُ مِنْ اَخْبَارِکُمْ﴾ اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں بتا دی ہیں۔ (اگر اللہ نے خبریں بتا دی تھیں اور ایمان لانے کے بعد ان کے کفر کا پردہ کھول دیا تھا تو ہمارے فتاویٰ کے مطابق تو ان کو فوراً قتل کر دینا چاہئے تھا مگر قتل کے بجائے ان کو کہا گیا) ﴿وَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ﴾ کہ اللہ اور اس کے رسول تمہارے اعمال دیکھیں گے ﴿ثُمَّ تُرَدُّوْنَ﴾ پھر تم لوٹائے جاؤ گے ﴿اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ﴾ غائب و حاضر کو جاننے والے کی طرف ﴿فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ اور وہ تمہیں بتائے گا جو تم کرتے تھے ﴿سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ﴾ وہ تمہارے پاس اللہ کی قسمیں کھائیں گے ﴿اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْھِمْ﴾ جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے ﴿لِتُعْرِضُوْا عَنْھُمْ﴾ تاکہ تم ان سے اعراض کرو ﴿فَاَعْرِضُوْا عَنْھُمْ﴾ پس تم ان سے اعراض کرو (مگر ہمارے روایتی عقائد کا فتویٰ یہ ہے کہ ان کو قتل کرو) ﴿اِنَّھُمْ رِجْسٌ﴾ کیونکہ وہ ناپاک ہیں ﴿وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ﴾ اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے ﴿جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ﴾ اس کے بدلہ کے طور پر جو وہ کرتے تھے۔

...... یہ مذکورہ بالا لوگ جن کے ارتداد پر سزائے موت کا فیصلہ ہمارے روایتی عقائد سناتے ہیں کے بارہ میں اس سورۃ کی آیت نمبر ۱۰۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قُلِ اعْمَلُوْا﴾ تم کہو کہ تم عمل کرو ﴿فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ﴾ تو اللہ اور اس کا رسول تمہارے اعمال دیکھیں گے ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ﴾ اور مومن بھی۔ (مگر عام روایتی عقائد کے فتووں کے مطابق تو وہ ارتداد کرتے ہی قتل کئے جائیں گے)۔ ﴿وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ﴾ اور غائب و حاضر جاننے والے کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا۔ ﴿فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ اور وہ تمہیں بتائے گا جو تم کرتے تھے۔

آیت نمبر ۱۲۸ میں فرماتا ہے ﴿وَاِنْ تَوَلَّوْا﴾ اور اگر وہ پیٹھ پھیر کر چلے جائیں ﴿فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ﴾ تو کہہ اللہ مجھے کافی ہے۔ مگر عام مسلمانوں میں مروجہ من گھڑت نظریات کہتے ہیں کہ اللہ ہرگز کافی نہیں ان لوگوں کو جو پیغام حق سن کر پیٹھ پھیر لیتے ہیں یا تو پکڑ کر جبراً کلمہ پڑھاؤ یا ان کو اس جہان سے رخصت کر دو۔

سورۃ یونس

دین کے لئے جبر جائز نہیں، یہ قرآن حکیم کا واضح ارشاد ہے۔ ہمارے مزعومہ عقائد کہتے ہیں کہ قرآن حکیم جو چاہے کہے ہمارا نظریہ یہی ہے کہ دین کے لئے جبر اسی طرح ضروری ہے جس طرح مریض کو جبراً دوائی دینا۔

سورۃ یونس کی آیت نمبر ۱۰۰ میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی پاک فطرت کو خطاب کرتے ہوئے اس مزعومہ عقیدہ کی پرزور تردید فرمائی ہے۔ فرماتا ہے ﴿وَلَوْشَآءَ رَبُّکَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ کُلُّھُمْ جَمِیْعًا﴾ اگر تمہارا ربّ چاہتا تو زمین میں سب کے سب ایمان لے آتے (یعنی اگر خدا اپنی مشیت جبراً نافذ کرتا لیکن کیا جبر کرنا مناسب ہے؟) ﴿اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ﴾ کیا تم اے نبیؐ لوگوں کو مجبور کرو گے کہ وہ مومن ہو جائیں گے۔ یعنی جب تمہاری پاک فطرت اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ جبراً مومن بنایا جائے تو یہ کس طرح توقع ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جبری مشیئت نافذ کر کے سب کو جو زمین میں ہیں مومن بنا دے۔

جبراً مومن بنانے کے بجائے قرآنی ارشاد یہ ہے ﴿فَھَلْ یَنْتَظِرُوْنَ﴾ کہ کیا یہ مخالفین انتظار نہیں کر رہے ﴿اِلَّا مِثْلَ اَیَّامِ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِھِمْ﴾ مگر ان لوگوں کے دنوں کی طرح جو ان سے پہلے گزر چکے ﴿قُلْ﴾ تم کہو ﴿فَانْتَظِرُوْآ﴾ تم انتظار کرو ﴿اِنِّیْ مَعَکُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ﴾ مَیں تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں۔ مگر ہمارے مزعومہ روایتی عقائد و نظریات اللہ کی طرف سے عذاب کے آنے کے انتظار کی اجازت نہیں دیتے بلکہ حملہ کرنے اور مخالفین کو انتظار کا موقعہ نہ دینے کی ہدایت کرتے ہیں۔

...... اسی سورۃ کی آیت نمبر ۱۰۹ میں پھر اسی مضمون کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم ان پر کارساز اور داروغہ نہیں ہو ﴿قُلْ﴾ تم کہو ﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ﴾ اے لوگو ﴿قَدْ جَآءَ کُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ﴾ تمہارے رب کی طرف سے حق آ گیا ﴿فَمَنِ اھْتَدٰی﴾ پس جس نے ہدایت پائی ﴿فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ﴾ تو وہ اپنے نفس کے لئے ہدایت پاتا ہے ﴿وَمَنْ ضَلَّ﴾ اور جو گمراہ ہوتا ہے ﴿فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا﴾ وہ اس کے خلاف گمراہ ہوتا ہے ﴿وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ﴾ اور مَیں تم پر کوئی داروغہ نہیں ہوں۔ یعنی ضلالت و ہدایت تمہارے نفس کا معاملہ ہے اور واضح اور روشن اور کامل حق تمہارے پاس آ گیا ہے اور مجھے تمہیں ہدایت پر مجبور کرنے کے لئے ذمہ دار نہیں بنایا گیا۔

سورۃ ھود

...... سورۃ ھود کی آیت ۱۲۲۔۱۲۳ میں حضور ﷺ کو ارشاد ہے کہ ﴿قُلْ لِّلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ﴾ وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے ان کو کہہ دو ﴿اِعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ﴾ تم اپنی جگہ پر کام کرتے چلے جاؤ ﴿اِنَّا عٰمِلُوْنَ﴾ ہم بھی کام کر رہے ہیں ﴿وَانْتَظِرُوْا﴾ اور تم خدا کے فیصلے کا انتظار کرو ﴿اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ﴾ ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔

اس آیت میں حضور ﷺ کو ایمان نہ لانے والوں پر حملہ کا ارشاد نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ دونوں فریق اپنی اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں اور پھر خدائی فیصلہ کے منتظر رہیں۔

سورۃ الرعد

...... ایمان کا تعلق دل کی گہرائیوں سے ہے۔ سورۃ الرعد آیت نمبر ۱۲ میں ہے ﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ﴾ یعنی اللہ کسی قوم میں تبدیلی پیدا نہیں کرتا ﴿حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ﴾ یہاں تک کہ وہ تبدیل کریں اسے جو ان کے دلوں میں ہے۔

اس آیت میں صاف فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کا سلوک دل میں تبدیلی سے ہوتا ہے مگر ہمارے روایتی عقائد کے مطابق ایمان کے لئے تلوار کا استعمال کافی ہے بلکہ ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ تلوار دل کی حالت نہیں بدل سکتی اور اس آیت قرآنی کے مطابق دل کی تبدیلی کے بغیر اللہ کوئی تبدیلی پیدا نہیں کیا کرتا اس لئے اس آیت کریمہ کی رو سے دل کی تبدیلی کے بغیر طاقت کے بل پر ایمان کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

...... اسی سورۃ کی آیت نمبر ۳۳ میں سنت اللہ یہ بیان کی گئی ہے کہ جب رسولوں سے استہزاء کیا جائے تو اللہ تعالیٰ سے استہزاء کرنے والوں کو مہلت دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی جب مناسب سمجھتا ہے گرفت کرتا ہے۔ فرماتا ہے ﴿وَلَقَدِ اسْتُھْزِیَٔ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِکَ﴾ اور یقیناً تم سے پہلے رسولوں سے (بھی) استہزاء کیا گیا۔ ﴿فَاَمْلَیْتُ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا﴾ پس جنہوں نے کفر کیا ان کو مَیں نے مہلت دی ﴿ثُمَّ اَخَذْتُھُمْ﴾ پھر مَیں نے ان کو پکڑا ﴿فَکَیْفَ کَانَ عِقَابِ﴾ پھر میری سزا کیسی ہوئی؟۔

اس آیت کریمہ میں مخالفین صداقت استہزاء کرنے والوں کے بارہ میں ارشاد ہے کہ اللہ ہی ان کو استہزا کرنے کے باوجود مہلت دیتا ہے اور اللہ ہی مہلت کے بعد ان کو گرفت میں لیتا ہے۔ مگر ہمارے روایتی عقائد کہتے ہیں کہ اللہ کو مہلت کا کیا اختیار؟ مخالفین اسلام کے استہزاء پر ہماری تلوار میان سے نکلے گی اور ان کا قلع قمع کر دے گی۔

...... سورۃ الرعد کی آیت ۴۱ میں رسول کریم ﷺ کو ارشاد ہوتا ہے کہ ﴿فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ﴾ اے رسول آپؐ کے ذمہ پیغام پہنچا دینا ہے۔ ﴿وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ﴾ اور حساب لینا ہمارا کام ہے۔ ہمارے فتویٰ نگار یہ کہتے ہیں کہ حساب لینا ہمارا کام ہے۔ ہماری شمشیر بے نیام کا کام ہے۔

سورۃ النّحل

ہمارے رسمی عقائد ہمیں تلوار کے بل پر مومن بنانے کی تحریک کرتے ہیں۔ دشمن نے جارحیت کا ارتکاب کیا ہو یا نہ کیا ہو اس پر حملہ کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

...... سورۃ النحل کی آیات ۱۲۶ تا ۱۲۹ میں اس موضوع پر خوب کھول کر جامع ہدایات دی گئی ہیں۔ فرماتا ہے ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ﴾ اپنے ربّ کے راستہ کی بلاؤ ﴿بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ﴾ دانائی اور اچھی نصیحت کے ذریعہ (کیا اپنے رب کے راستہ کی طرف تلوار کے زور سے لانا دانائی اور اچھی نصیحت قرار دیا جا سکتا ہے؟) ﴿وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ﴾ اور ان سے بحث کرو اس طریق سے جو سب سے خوبصورت ہو (کیا طاقت کا استعمال سب سے خوبصورت طریق ہے؟) ﴿اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ﴾ یقیناً تمہارا رب اس کو بہتر جانتا ہے جو اس کے راستہ سے گمراہ ہوا ﴿وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ﴾ اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی بہتر جانتا ہے۔ (لہٰذا ہدایت پر لانے کے لئے طاقت کا استعمال کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ کون گمراہ ہے کون ہدایت پر ہے، اس کا تعلق چونکہ بڑی حد تک دل سے ہے اور کسی کے دل کا علم خدا تعالیٰ کو ہے اس لئے وہی جانتا ہے کہ گمراہ اور ہدایت یافتہ کون ہے)۔

...... ہمارے روایتی عقائد کی رو سے دشمن نے جارحیت کا ارتکاب کیا ہو یا نہ کیا ہو اس پر حملہ ضروری ہے مگر اس سورۃ کی آیت نمبر ۱۲۷ ہدایت دیتی ہے کہ جوابی کارروائی کے طور پر بدلہ لینے کی اجازت تو ہے مگر جرم کے مطابق اور اگر اس صورت میں بدلہ نہ لو اور صبر کرو تو زیادہ بہتر بات ہے۔ فرماتا ہے ﴿وَاِنْ عَاقَبْتُمْ﴾ اگر تم بدلہ لو ﴿فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ﴾ تو جتنی تمہیں سزا دی گئی اس کے مطابق بدلہ دو ﴿وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ﴾ لیکن اگر صبر کرو (اور بدلہ نہ لو) ﴿فَھُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ﴾ تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہتر ہے۔

اگلی آیات میں فرماتا ہے ﴿وَاصْبِرْ﴾ صبر کرو ﴿وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ﴾ اور تمہارا صبر صرف خدا کی خاطر ہے ﴿وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ﴾ اور ان پر غم نہ کرو ﴿وَلَاتَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ﴾ اور جو باریک تدبیریں وہ کر رہے ہیں ان کی وجہ سے تنگی محسوس نہ کرو۔ گھبرانے اور غم کرنے کا کوئی موقعہ نہیں ﴿اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا﴾ اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ﴿وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾ اور جو لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والے ہیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

BELA BOUTIQUE

ہر موسم اور موقع کے لئے زنانہ ملبوسات، فینسی سینڈلز،

مردانہ سوٹ، اچکن، پرنس سوٹ اور کھلا کپڑا

اس کے علاوہ کپڑوں کی سلائی اور مرمت Anderung کا مکمل انتظام ہے

Kaiser Str. 64 (Kaiserpassage-Laden 31-33) 60329 Frankfurt (Germany)

Tel: 069-24279400 - e:mail-BELAboutique@aol.com

پریم سندیسہ

(۱)

ایک کنواں میٹھے پانی کا برگد کی چھاؤں میں تھا
پنگھٹ پر سکھیوں کا جھُرمٹ ایک حسیں گاؤں میں تھا
کرشن کنہیّا کی کٹیا تھی اور رستہ پاؤں میں تھا
سب ناموں کا نام رچا ۔ بس ایک اُسی ناؤں میں تھا

(۲)

کس کی نجر لاگی کہ ہائے گھاگریا اب خالی ہے
اب نہ رہٹ چلتاہے کوئی اور اب نہ یہاں ہریالی ہے
بلبل نے چپ سادھی کیسے روتی ڈالی ڈالی ہے
پھول اور پتّے سوکھ چلے سب اور پردیس میں مالی ہے

(۳)

تڑپ تڑپ کو منوا رویا دوری اس کو راس نہ آئی
دید کے پیاسے پنچھی نے اِک روز ملن کی آس لگائی
کچھ پنچھی اُڑ کر پہنچے اور اپنی پیاس بجھائی
کچھ مجبور تھے اڑ نہ سکے پیچھے مشکل آگے کھائی

(۴)

کومل پنکھ لئے کچھ پنچھی کاشانوں میں بیٹھے رہے
کچھ آشا کے دیپ جلا کر ویرانوں میں بیٹھ رہے
اِکّا دُکّا ٹھوکر کھا کر انجانوں میں بیٹھ رہے
کچھ تیروں سے چھلنی ہو کر تہ خانوں میں بیٹھ رہے

(۵)

اپنے دل میں رہتے ہیں پھر بھی جیسے بیگانے ہیں
کچھ بول نہیں پاتے ورنہ چہرے جانے پہچانے ہیں
کچھ لوگ یہاں سے جاتے ہیں کچھ لوگ وہاں سے آنے ہیں
کہہ دینا تیری گلیوں میں سناٹے ہیں ویرانے ہیں!!

(۶)

کہنا کہ تم خوش قسمت ہو جو پریم دوارے پہنچے
وہ پنکھ ہمیں بجھوا دینا تم جس کے سہارے پہنچے
تھاما ہے جگر بیچاروں نے تم راج دلارے پہنچے
ہم بیچ بھنور میں ڈوب چلے تم آج کنارے پہنچے

(۷)

جل تھل نینا لے کر کوئی ۔ ہونٹوں کو دبائے روتا تھا
خاموش سا اک کونے میں کھڑا اپنے دامن کو بھگوتا تھا
دل پکڑے نقاہت سے کوئی اپنی کٹیا میں سوتا تھا
کیا ہے یہ ؟ وہی گاؤں کہ جہاں ہر روز چراغاں ہوتا تھا

(۸)

کہنا کہ رستوں میں کھڑے ہم تیری راہیں تکتے ہیں
ہیں پیار کے راہی تازہ دم آنکھیں موندیں نہ تھکتے ہیں
جھولی میں بھرے دُکھ چن چن کر اک ڈالتے ہیں اک رکھتے ہیں
اک زہر پیالہ ہاتھوں میں ہر روز اسے ہم چکھتے ہیں

(۹)

ہیں طنز کے تیروں کی زد پر نظروں کو جھکائے پھرتے ہیں
آئیں گے کسی دن وہ آخر ہم زخم چھپائے پھرتے ہیں
انسان ہیں تھک نہ جائیں ہم شاید گھبرائے پھرتے ہیں
خوش ہیں دشمن گھبراہٹ پر اور کچھ اِترائے پھرتے ہیں

(۱۰)

میری جانب سے جا کے وہاں اک پیار کا دیپ جلا دینا
کوئل کی کُوک میں گا گا کر میرا سنگیت سنا دینا
ہم آج یہ بازی ہار گئے دنیا کے رِیت بتا دینا
اس پیار کی دوڑ میں ہمراہی تم اپنی جیت جتا دینا

(۱۱)

رو رو کر حال سنا دینا کہہ دینا ہم رنجور نہیں
تم اپنا کام کرو پورا ہم اتنے بھی مہجور نہیں
تم نے ہم سب کو یاد رکھا ہم دور بھی رہ کر دور نہیں
ہم اور کوئی دن جی لیں گے اب اتنے بھی مجبور نہیں

(۱۲)

ساگر مایا میں پاؤں ہیں ہم کیسا دھرنا مارے ہیں
طوفان تلاطم خیز سہی کشتی کے کھیون ہارے ہیں
ندّی کے ساتھ جو چلتے ہیں ہم وہ خاموش کنارے ہیں
سب آنکھیں ہم کو دیکھ رہیں ہم آج گگن کے تارے ہیں

(۱۳)

اے پیارے خدا اب دشمن کو ہنسنے کی کبھی توفیق نہ ہو
حق کے کاموں کی کیسے بھلا تجدید نہ ہو تحقیق نہ ہو
لاگو ہی رہے اِک جرمِ وفا اور اس کی کبھی توثیق نہ ہو
وہ پیار ہی کیا جو گونگا ہو اور اس کی کبھی تصدیق نہ ہو

(۱۴)

یہ پریم سندیسہ بھیجا ہے اک تیرے ناؤں کی خاطر
ہم جان لٹا دیں گے اپنی اک دن تیرے گاؤں کی خاطر
یوں تپتی دھوپ میں جھلسے ہیں ہم تیری چھاؤں کی خاطر
یہ پوجا پھول چنے ہم نے اِک تیرے پاؤں کی خاطر

(ڈاکٹر فہمیدہ منیؔر)

مسئلہ تعظیم قِبلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال ہوا کہ قبلہ شریف کی طرف پاؤں کر کے سویا جائے تو جائز ہے کہ نہیں؟

فرمایا کہ: ''یہ ناجائز ہے کیونکہ تعظیم کے برخلاف ہے''۔ سائل نے عرض کی کہ احادیث میں اس کی ممانعت نہیں آئی۔ فرمایا کہ: یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اسی بنا پر کہ حدیث میں ذکر نہیں ہے اور اس لئے قرآن شریف پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہوا کرے تو کیا یہ جائز ہو جاوے گا؟ ہرگز نہیں''۔ ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَے الْقُلُوْبِ﴾ (الحج:۳۳)۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۰۱)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے فرمایا: ''پاؤں قبلہ کی طرف کر کے سونا تعظیم قبلہ کے خلاف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ (الحج:۳۳)۔

(حقائق الفرقان جلد ۳ صفحہ ۱۴۸)

(منیر احمد منور۔ مبلغ سلسلہ)

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

(محمد سلطان ظفر - ٹورانٹو کینیڈا)

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی حسین اور دلربا شخصیت کے بلامبالغہ ہزار ہا پہلو ہیں جن کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ ان کی شخصیت کا ایک پہلو کروڑ ہا احمدیوں سے ان کا ذاتی، قلبی تعلق اور رشتہ ہے۔ اسی حوالے سے، ایک انتہائی عام انسان ہونے کے ناطے پیارے آقا کی شفقت و محبت کا جو متبرک حصہ میں سمیٹ سکا ہوں ان میں سے صرف چند واقعات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

آپ کا احمد نگر میں فارم اس سڑک کے اختتام پر ہے جس پر ہماری دکانیں اور گھر واقع ہیں۔ اگرچہ یہ راستہ آپ کا روزانہ کا معمول تو نہیں تھا مگر چونکہ اس وقت احمد نگر میں یہی مین بازار تھا لہذا یہاں بھی اکثر آیا کرتے تھے اور ہم سے بھی ملاقات ہو جاتی تھی۔ حضور کا پہلا دیدار اس وقت ہوا جب ۱۹۷۳ء میں سیلاب کے بعد بعض گہرے کھیتوں میں دریا کی مچھلیاں رہ گئیں تو آپ ان کے شکار کے لئے اپنی بچیوں کے ساتھ احمد نگر تشریف لائے۔ مغرب کی سمت واقع، تالاب بنے، کھیتوں کے کنارے آپ نے نشست کا اہتمام کیا اور بے شمار بچے اور بڑے آپ کو دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے، جن میں خاکسار بھی شامل تھا۔

آپ کے دور خلافت سے پہلے کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ شدید گرمی کے موسم میں، میں اور میرے بھائی حسب معمول بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ آپ کا گزر وہاں سے ہوا۔ ہم سب نے آپ کو سلام کیا، آپ نے اس کا جواب دیا۔ اس کے چند دن کے بعد جب ہماری والدہ صاحبہ ہومیوپیتھک دوائی لینے کے لئے دفاتر وقف جدید میں واقع کلینک پر گئیں تو حضور نے والدہ صاحبہ کو فرمایا کہ میں نے آپ کے بچوں کو شدید گرمی میں ننگے سر کھیلتے ہوئے دیکھا تھا۔ ان کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے لہذا آپ ان کو گرمی میں باہر کھیلنے سے منع کر دیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم محمد منور ظفر (حال سیکرٹری وقف جدید و ایڈیشنل سیکرٹری مال، ٹورانٹو سنٹرل جماعت) ہمارے گھر کے پاس ہی گورنمنٹ اسکول احمد نگر میں ساتویں جماعت کے طالب علم تھے کہ ان کے دل میں سمایا کہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ میں داخلہ لینا چاہئے۔ ہماری والدہ صاحبہ رضامند نہ ہوئیں مگر بھائی صاحب کا اصرار بڑھتا گیا۔ اس پر ایک دن ہماری والدہ صاحبہ، بھائی کو حضرت میاں طاہر احمد صاحب کے پاس لے گئیں اور ان سے کہا کہ یہ ربوہ میں داخل ہونا چاہتا ہے جبکہ ہمارے گھر کے سامنے اسکول ہے۔ آپ اسے سمجھائیں کہ احمد نگر میں ہی پڑھتا رہے۔ یہ بات سن کر حضرت صاحب مسکرائے اور کہا اگر آپ کا بیٹا ربوہ میں پڑھنا چاہتا ہے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ پھر بھائی سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم کل میرے پاس آنا۔ اگلے دن میرے بھائی ان کے پاس گئے تو میاں صاحب نے آپ کو اپنے سائیکل پر بٹھایا اور پہلے کتابیں خریدیں، پھر درزی کو یونیفارم کا آرڈر دیا اور پھر خود ہی اسکول لے جا کر داخل کروایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت کے بعد خاکسار آپ کے دو خطباتِ جمعہ اور چار مجالس ہائے عرفان میں شامل ہوا تاہم ان سے میری واحد انفرادی ملاقات 26 جون 1997 کو، احمدیہ مشن ہاؤس، ٹورانٹو کینیڈا میں ہوئی۔ اہلیہ کے ہمراہ ملاقات کے لئے کمرے میں داخل ہوا اور سلام کیا، پیارے آقا نے اپنی نشست سے کھڑے ہو کر، دو تین قدم آگے بڑھ کر مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا۔ میں نے آپ کا دست مبارک دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر تین دفعہ بوسہ دیا۔ میری اہلیہ نے بھی آپ کو سلام کیا اور آپ نے ان کو جواب دیا۔ پھر حضور نے بیٹھتے ہوئے ہمیں بھی اپنے سامنے بیٹھنے کی دعوت دی۔ اور فرمایا ''جی! اپنا تعارف تو کروائیں۔'' میں نے عرض کیا کہ میں ماسٹر محمد عیسیٰ ظفر مرحوم کا بیٹا ہوں۔ آپ نے فوراً کہا ''پھر تو احمد نگری ہو''۔ حضور کی یادداشت کے بارہ میں بے شمار دفعہ سنا تھا اب ذاتی تجربہ بھی ہو گیا کیونکہ میرے والد صاحب فروری ۱۹۷۸ء میں وفات پا گئے تھے اور اب تقریباً بیس سال کے بعد ایک وفات شدہ شخص کا نام، اس کے رہائشی گاؤں کے نام کے ساتھ یاد رکھنا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔ اور ایسا صرف وہی کر سکتا ہے جس کا دوسرے کے ساتھ دلی رشتہ ہو۔ اور میرے پیارے آقا کا تو ہر ایک کے ساتھ دلی رشتہ تھا۔ میں نے حضور کی بات کا جواب دیتے ہوئے عرض کیا کہ جی حضور اور چونکہ آپ کا ڈیرہ ہمارے گھر کے پاس ہے اس لئے آپ کا ہمسایہ بھی ہوں۔ میں نے مزید کہا کہ حضور میں ابھی حال ہی میں پاکستان سے آیا ہوں اور آپ کے ڈیرہ سے ہو کر آیا ہوں۔ وہاں پر بہت ہی خوبصورت ریسٹ ہاؤس تعمیر ہو رہا ہے۔ آپ اس وقت ہمارے لئے دراز سے چاکلیٹ نکال رہے تھے، رک گئے اور بڑے ہی اشتیاق سے پوچھنے لگے۔ ''تم نے دیکھا ہے؟'' میں کہا جی حضور۔ اس کے بعد حضور نے پوری تفصیل پوچھی اور دو تین دفعہ پوچھا کہ ریسٹ ہاؤس اچھا ہے؟ خوبصورت ہے؟ تم خود دیکھ کر آئے ہو؟ میں نے جواب دینے کے بعد کہا کہ حضور، لوگ اس ریسٹ ہاؤس کی تعمیر کو آپ کی پاکستان واپسی کا پیش خیمہ سمجھ رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا ''اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔''

اس کے بعد حضور نے از رہ شفقت دو چاکلیٹ دیئے اور پھر ساتھ ہی کہنے لگے کہ ''غلطی ہو گئی ہے تم لوگ تو شادی شدہ ہو۔ تم کو تو چاکلیٹ نہیں دینے تھے۔'' میں نے عرض کیا کہ حضور پہلی بات تو یہ ہے کہ بڑے عرصہ سے آپ کے چاکلیٹ پر نظر تھی مگر کبھی موقع ہی نہیں ملا۔ دوسری بات یہ کہ گذشتہ سال میری اہلیہ نے آپ سے حاصل کردہ چاکلیٹ میں سے کچھ حصہ مجھے بھجوایا تھا جو مجھے نہیں مل سکا اس لئے میں نے تو آپ سے خود درخواست کرنا تھی کہ مجھے چاکلیٹ دیں۔ یہ بات سن کر آپ ہنس پڑے اور فرمانے لگے ''اچھا ٹھیک ہے۔'' پھر آپ نے میری اہلیہ سے ان کے والد صاحب کا نام پوچھا۔ ان کا تعارف مکمل ہونے کے بعد حضور نے سرخ اور سلور رنگ کے دو نہایت خوبصورت اور قیمتی پین (pen) نکالے۔ سرخ رنگ کا پین اوپر کرتے ہوئے کہنے لگے کہ ''دلہنوں کو سرخ رنگ اچھے لگتے ہیں لہذا ایسا کرتے ہیں کہ سرخ پین تمھاری دلہن کو دے دیتے ہیں اور دوسرا تمہیں۔ یہ تحفے تم لوگوں کو یہ ملاقات یاد رکھائیں گے۔'' ہم نے بصد خوشی، تحفے وصول کئے۔ میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے حضور کو عرض کیا کہ حضور آپ سے ملاقات تو ہمیں ہر حال میں یاد رہے گی۔ اس بعد میں اپنی والدہ صاحبہ کی وفات کے بارہ میں بتایا تو آپ نے ان کی وفات پر بہت دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ بعد ازاں اپنے بڑے بھائی صاحب کا ایک خط حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے چند ہدایات زبانی فرمائیں اور تفصیلی جواب بعد میں بھجوانے کا کہا۔ چند رشتہ داروں کی بابت بھی بات ہوئی۔ آپ نے سب کے لئے دعا کی درخواست قبول فرمائی۔ اور فوٹو گرافر کو بلوا کر ہمارے ساتھ تصویر بنوائی۔ میں نے درخواست کی کہ دوستوں کے لئے حضور کے ساتھ ایک الگ تصویر بھی بنوانا چاہتا ہوں۔ آپ نے کمال شفقت سے اجازت دے دی۔ پھر آپ دوبارہ میری اہلیہ سے ان کے والدین کے متعلق پوچھنے لگے اور فرمایا ''ان کے ساتھ میری ملاقات گذشتہ سال ہوئی تھی۔'' اس کے بعد وقت جدائی تھا۔ آپ سے ایک بار پھر مصافحہ کیا اور ہاتھ کو تین بار بوسہ دیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے رخصت ہوئے۔ آپ سے بظاہر تو وہ آخری ملاقات تھی لیکن وہ کونسا دن ہے اور کونسا لمحہ ہے جب آپ ہمارے دل سے دور ہوئے ہیں؟

ایک خطبہ جمعہ میں آپ نے حضرت عبداللہ سنوری رضی اللہ تعالیٰ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ ''ان کے ذریعہ غوث گڑھ میں جن لوگوں نے احمدیت قبول کی ان کو میں جانتا تو نہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ ان کی نسلیں پوری دنیا میں پھیل چکی ہوں گی۔'' یہ فقرہ کسی عام مقرر کا ہوتا تو ہم اسے جوش خطابت سے تعبیر کرتے لیکن یہ فقرہ اس شخص کا تھا جس کا ایمان اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور سنت پر اپنی جان سے بھی زیادہ تھا۔ چونکہ میں، غوث گڑھ (انڈیا) کے اس وقت ایک احمدی ہونے والے رہائشی محمد یوسف صاحب کو جانتا تھا لہذا میں نے فوراً جائزہ لیا کہ ان کی نسل کے لوگ اب کہاں ہیں۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ ان کے پوتے اور پوتیاں اور نواسے اور نواسیاں، آسٹریلیا، جرمنی، ناروے، بیلجیم، فلپائن، انگلینڈ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، امریکہ اور کینیڈا میں پیارے آقا کے الفاظ کی سچائی کے ثبوت کے طور پر موجود ہیں، اور خاکسار بھی انہی میں سے ایک ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے تمام احکامات، ہدایات اور نصائح کو احسن طریقہ سے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہی وہ طریقہ ہے جس سے ہم اپنی وفا کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اور اپنے پیارے رسول ﷺ کے قرب میں نمایاں مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

❁ ❁ ❁ ❁

کیا ایٹم بم کا توڑ بنایا جا سکتا ہے

فی الحال تو ایسا نظر نہیں آتا۔ لیکن جاپان کے ہوائی یونیورسٹی سے منسلک سائنسدان اس پر غور ضرور کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایٹم بم کے مرکز میں نیوٹرون کے ذرات ہوتے ہیں۔ جن پر بجلی کا کوئی بار (Charge) نہیں ہوتا اور وزن بھی نہ ہونے کے برابر۔ یہ نیوٹرون ہر صورت میں ہوتے ہیں خواہ ایٹم بم کے مرکز (core) میں یورینیم استعمال ہوا ہو یا پلوٹینیم۔ اگر ان Neutrion کو کسی طریق سے بیکار (diactivate) کیا جا سکے تو ایٹم بم چل نہیں سکے گا اور بیکار ہو جائیگا۔ لیکن جس طرح کہتے ہیں لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے نیوٹرینوز کو بیکار کرنے کیلئے بہت بڑی طاقت میں نیوٹرینوز ہی درکار ہیں۔ جہاں تک تھیوری کا تعلق ہے ایٹم بم ناکارہ بنانے کیلئے نیوٹرینوز کو پیدا کرنا بے حد دشوار ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔ چنانچہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر Alfons weber کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ ایک مستقبل سے تعلق رکھنے والا خیال ہے لیکن حساب اور فزکس کی رو سے درست ہی معلوم ہوتا ہے۔

ایٹم بم کا توڑ بنانے میں جو عملی مشکلات حائل ہیں ان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ایسا سپر جنریٹر جو ضروری مقدار اور طاقت میں نیوٹرون کے ذرات پیدا کر سکے اس کی طاقت پانچ کروڑ ملین کلوواٹ ہونی چاہے۔ یہ جنریٹر ایک ہزار کلومیٹر چوڑا ہو گا اور اسکی تعمیر میں ڈیڑھ سو ارب ڈالر درکار ہوں گے۔ اور اگرچہ نیوٹرونور الفا شعائیں جو یہ جنریٹر پیدا کرے گا وہ بصورت چند میٹر چوڑی Beam ہی ہو گی لیکن اپنے راستہ میں آنے والی کسی ذی حیات چیز کو زندہ سلامت نہیں چھوڑے گی۔

بہرحال ایٹم بم کا خطرہ افق پر منڈلا رہا ہے جو باعث پریشانی ہے لیکن ایٹم بم کا اصل توڑ مادی نہیں روحانی ہے چنانچہ ماموِر زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں''۔ پھر فرماتے ہیں: ''مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے، نہ کہ آدمی''۔

(خالد سیف اللہ خان۔ آسٹریلیا)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

بقیہ: جماعت احمدیہ ڈنمارک کی اشاعت اسلام کے سلسلہ میں مختلف مساعی کا مختصر تذکرہ
از صفحہ نمبر ۱۲

ملانے میں کافی حد تک حجاب سے کام لیتے ہیں۔

یہاں پر متعدد بار عوام الناس کے علاوہ بااختیار لوگوں سے روابط بڑھانے کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو پہنچانے کے لئے مختلف مؤثر ذرائع اختیار کئے جاتے رہے۔ عوام الناس کی مذہب میں دلچسپی کا اتار چڑھاؤ مختلف رہا۔ جماعت احمدیہ خاص طور پر انسانیت کی علمبردار ہے اور مذہب کی بنیادی تعلیمات یعنی انسانیت کی بقا اور انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی طرف مائل کرنے میں مصروف ہے۔ اور کوئی کام ایسا نہیں کرتی جس سے معاشرہ میں انتشار یا بدامنی کے سامان پیدا ہوں۔ اس لئے اخبارات اور میڈیا بھی مسجد اور انتظامیہ سے رابطہ کرنے میں اس وجہ سے سستی کرتا ہے کہ ان کی طرف سے جو پیغام اور تعلیم پہنچے گی اس سے اسلام کی عظمت ظاہر ہوگی۔ اس لئے اگر اسلام کے خلاف کوئی نفرت پھیلانے کا موقع ہو تو وہ جاہل علماء سے ہی رابطہ کرتے ہیں جو کہ اکثر اسلامی تعلیمات سے نابلد ہونے کی وجہ سے ایسے بیانات داغتے رہتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات کا حلیہ بگاڑ دیتے ہیں۔

تاہم احمدیت اپنی روایتی شان وشوکت سے حقیقی اسلام کا عالمی پیغام پہنچانے میں ہمیشہ کی طرح اب بھی مصروف عمل ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی بہت سی سعید روحیں حلقہ بگوش اسلام ہو چکی ہیں اور بڑی تندہی سے دعوت الی اللہ کے کاموں میں مصروف ہیں۔ ابتداء میں ڈنمارک کی جماعت میں سب سے زیادہ ڈینش احمدی مسلمان تھے۔ ان میں سے نمایاں اور ممتاز مقام رکھنے والوں میں جناب عبدالسلام میڈسن تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ قرآن کریم کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا اور ابھی تک پورے ڈنمارک میں قرآن کریم کا یہ واحد ترجمہ ہے اور بہت مقبول ہے۔

ان کے علاوہ مکرم کمال احمد کرو صاحب، نیشنل سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ڈنمارک بڑے خلوص سے جماعت کے تمام کاموں میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور بڑی لگن سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ”مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ میں ہر کوشش بروئے کار لاتے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان نہیں ہے تو پھر اسے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ سعودی عرب اور دوسرے عرب ممالک اور مسلمان ممالک کے بیشمار باشندے یہاں لمبے عرصہ سے مقیم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اگر مسجد بنانے، اسے آباد رکھنے اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنے اور قرآن کریم کے ڈینش زبان میں احسن ترجمہ کرنے کی توفیق عطا کی تو وہ صرف اور صرف اسی ایک جماعت کو۔ الحمدللہ۔

دنیا کو شاید اس صورتحال کی سمجھ آتی ہو یا نہ لیکن ایک احمدی کا یہ یقین اور ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسہ اور توکل ہے کہ یہ ساری عطائیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے اس کے وعدوں کے مطابق عطا ہوئی ہیں اور یہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت اور خلفاء احمدیت کی صداقت کی ایک بیّن دلیل ہے۔

گزشتہ سال ہمارے پاس قرآن کریم ڈینش ترجمے کے ہزاروں نسخے تھے کیونکہ اس سے کچھ عرصہ قبل ہی پرانا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا اور نیا ایڈیشن چھپوایا گیا۔ امید تھی کہ اب کافی عرصہ کے لئے یہ نسخے کافی ہوں گے لیکن گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کے واقعہ کے بعد ہزاروں کی تعداد میں یہ نسخے ڈینش اور یہاں مقیم ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد نے حاصل کئے اور اب ہمیں دوبارہ چھپوانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ الحمدللہ

خاکسار کی بہت خواہش رہی ہے کہ عوام الناس کے علاوہ یہاں کی چیدہ چیدہ شخصیات سے بھی گہرا رابطہ رکھا جائے اور اُن کو اسلام کی صحیح تعلیم اور عظیم پیغام سے احسن رنگ میں میں متعارف کروایا جائے۔ اس غرض سے مذہبی راہنماؤں کے علاوہ معروف سیاستدانوں، وزراء، میئرز اور دوسری شخصیات سے رابطے کا سلسلہ جاری ہے۔ تاہم جیسا کہ خاکسار نے ذکر کیا ہے کہ یہ شخصیات ابھی روابط بڑھانے میں تذبذب کا شکار رہتے ہیں۔ ان کو اہم تقریبات میں مدعو بھی کیا جاتا ہے۔

کچھ عرصہ قبل خاکسار نے یہاں کی وفاقی وزیر برائے مذہبی امور و چرچ کو مسجد میں مدعو کیا۔ وہ شام کو اپنے سیکرٹری کے ساتھ تشریف لائیں اور شام کا کھانا مسجد میں تناول کیا۔ اس دو گھنٹہ کی نشست میں بہت احسن رنگ میں ان کو حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ، آپ کے مقام اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات سے روشناس کروایا گیا۔ موصوفہ خود بھی ایک لمبے عرصہ تک پادری رہ چکی ہیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی خدمات کا ایک جائزہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ ڈنمارک کے لئے کیا کیا خدمات سرانجام دے رہی ہے اس کا تفصیلی ذکر ہوا۔

جماعت احمدیہ کی روایات میں ایک ممتاز روایت یہ ہے کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ ہم کسی پر بھروسہ اور توکل نہیں رکھتے اور نہ ہی ہم کسی سے مالی معاونت کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ انہی اصولوں پر کہ انسانیت کی خدمت اور ”محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں“ کے تحت ہم یہاں ڈنمارک میں بھی اپنے کام میں مصروف ہیں۔ وفاقی وزیر صاحبہ نے بڑی خندہ پیشانی سے ہمارے جذبات اور تعلیمات کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ ہماری وزارت یا گورنمنٹ کے لائق کوئی خدمت ہو تو ہم خوشی محسوس کریں گے۔ موصوفہ نے بتایا کہ آپ جس قدر منظّم طریق پر اور اخلاص کے ساتھ اپنے مذہب اور روایات پر قائم ہیں اُن کو دیکھ کر رشک آتا ہے اور میں دل کی گہرائیوں سے آپ کی جماعت کی قدر کرتی ہوں اور بہت شکر گزار ہوں کہ آپنے مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ مسجد دیکھ سکوں اور آپ کے جذبات کا بذات خود جائزہ لے سکوں۔ موصوفہ نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ بھی جماعت سے روابط قائم رکھیں گی۔

اسی طرح خاکسار کی قیادت میں ایک جماعتی وفد نے لوکل میئر سے پروگرام کے مطابق ملاقات کی موصوفہ اس سے قبل مسجد تشریف لا چکی ہیں اور جماعت کی سرگرمیوں کی وجہ سے بہت مطمئن اور خوشی کا اظہار کر چکی ہیں۔ اس دفعہ خاص طور پر ان کی خدمت میں جماعتی لٹریچر کے علاوہ جماعت کی طرف سے ایک خصوصی خدمت کا پیکج پہنچایا گیا کہ ہم اس وقت مسجد کے ذریعہ ڈینش عوام، طلباء اور اسلام کے مطالعہ میں مصروف افراد کی کیا کیا خدمت کر رہے ہیں اور کس طرح سے مزید ہم ان خدمات کے دائرہ کو پھیلا کر ایک دوسرے کے فوائد کا باعث بن سکتے ہیں۔ اور کس طرح سے ہم معاشرہ میں اسلام کے خلاف پھیلے ہوئے منفی رجحانات کے خاتمے کا باعث بن سکتے ہیں۔ یہاں بھی ہمارا خصوصی پیغام یہی تھا کہ ہم ڈینش معاشرے کی اخلاقی اور علمی طور پر خدمت کے علاوہ عوام کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں تعاون اور مدد کرنا چاہتے ہیں اور میئر اور کونسل کے ذریعہ اس سلسلہ میں جو بھی پروگرام ترتیب دیئے جائیں اس میں جماعت احمدیہ ڈنمارک ہر خدمت کے موقع سے فائدہ اٹھائے گی۔

میئر صاحبہ نے فرمایا کہ میں آپ کے پیغام سے اسقدر خوش اور مطمئن ہوں کہ اس کا بیان مشکل ہے اگر باقی ساری تنظیمیں اور مذہبی جماعتیں آپ کی تقلید کریں تو ہمارا معاشرہ ایک پاکیزہ معاشرے کا رنگ اختیار کر لے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ عنقریب ہونے والے کونسل کے اجلاس میں جماعت کے پیغام اور نیک جذبات کو تمام ممبران تک پہنچائیں گی۔ یہ ملاقات ہر جہت سے بہت کامیاب رہی۔ الحمدللہ

جماعت کی طرف سے تحفہ کے طور پر پھولوں کے علاوہ جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔ خاکسار اللہ تعالیٰ کی حمد شکر کے اظہار کے لئے ان کاوشوں کا ذکر کر رہا ہے ورنہ ابھی تو اس میدان میں بہت محنت، کاوش اور جدو جہد کی ضرورت ہے پھر ہی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کے الہام کے مطابق آپ کے سلطان نصیر کے طور پر کام کرنے کی کوشش کی۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں کہ سکنڈے نیوین ممالک میں اللہ تعالیٰ جلد سے جلد سعید روحوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق عطا کرے اور اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظمت کے ترانے ساری دنیا میں گونجتے ہیں اور یہ لوگ بھی اپنے خالق حقیقی کی طرف لوٹیں۔ آمین

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۳/دسمبر بروز ہفتہ صبح دس بجے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرم محمد الطاف صاحب ابن مکرم محمد نواز مومن صاحب (واقف زندگی)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم محمد الطاف صاحب مورخہ ۴/دسمبر ۲۰۰۳ء کو اوسلو ناروے میں ایک درخت اوپر آگرنے سے موقع پر ہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت خدا بخش المعروف مومن جی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ مرحوم کے والد (حال مقیم جرمنی) واقف زندگی کی حیثیت سے الفضل، خلافت لائبریری اور آخری دنوں میں شعبہ رشتہ ناطہ میں خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ مرحوم کی والدہ مکرمہ امۃ الرحمان طیبہ المعروف مسز مومن جی نے نصرت گرلز سکول اور فضل عمر سکول ربوہ میں ٹیچر اور ہیڈ مسٹرس کے طور پر تیس سال خدمات سرانجام دی ہیں۔

مرحوم بہت دیندار، مخلص اور جماعت کے ایک فعال کارکن تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں جو تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:۔

(1) مکرم ملک عنایت اللہ صاحب (سابق صدر گارڈن ٹاؤن لاہور)

آپ مورخہ یکم رمضان المبارک 28/اکتوبر 2003ء بعمر 83 سال لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم موصی تھے ربوہ میں ان کی نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم حضرت مولوی محمد عبداللہ بوتالوی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے اور مکرم مولوی عبدالرحمان انور صاحب مرحوم سابق پرائیویٹ سیکرٹری و محترم حافظ قدرت اللہ صاحب مرحوم سابق مربی ہالینڈ و انڈونیشیا کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ نیک طبع، ملنسار اور نہایت مخلص انسان تھے۔ محکمہ انہار پنجاب سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی وفات تک آپ نے مختلف حیثیتوں میں بے لوث جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مسلسل گیارہ سال تک حلقہ گارڈن ٹاؤن کے صدر بھی رہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ۔

آپ مورخہ یکم/اکتوبر 2003ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم محمد سعید عابد صاحب مرحوم کی اہلیہ اور مکرم محمد منیر عابد جنجوعہ صاحب آف کینیڈا کی والدہ تھیں۔ مرحومہ نہایت نیک اور شفیق خاتون تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں 5 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان سب کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ ۲۰۰۳ء کے دوران ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بننے والے مضامین کا انڈیکس ذیل میں پیش ہے۔ اس کی تیاری میں اگرچہ ہر ممکن احتیاط برتی گئی ہے تاہم کسی فروگذاشت کی صورت میں ادارہ معذرت خواہ ہے۔

خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کے پہلے دو سال کے مضامین مکمل انڈیکس کے ساتھ ویب سائٹ کی زینت بنائے جاچکے ہیں۔ ہماری ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-
http://www.alislam.org/alfazal/d/

۳؍جنوری ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۱

☆ سیرۃ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ از مکرم چودھری ظہور احمد صاحب، مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب
☆ سیرۃ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ از مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب
☆ حضرت امیر بی بی صاحبہؓ از مکرمہ عصمت راجہ صاحبہ
☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی نظم سے انتخاب
''ابھی خوابوں کو تو شرمندۂ تعبیر ہونا ہے''
☆ اعزاز (مکرم عمر احمد رانا صاحب)
☆ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب از مکرم محمد شکراللہ صاحب
☆ اسپرین کا استعمال از مکرم ڈاکٹر ایس اے اختر صاحب
☆ مکرمہ ڈاکٹر امۃالکریم طلعت صاحبہ از مکرم ڈاکٹر طلعت علی شیخ صاحب
☆ مکرم ملک حسن خان ریحان صاحب از مکرم بشیر احمد ریحان صاحب

۱۰؍جنوری ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۲

☆ حضرت مولوی ابوالعطاء جالندھری صاحب از مکرم ناصر احمد ظفر صاحب
☆ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب از مکرم احمد سلام صاحب (ترجمہ: مکرم محمد زکریا ورک صاحب)
☆ راولپنڈی میں احمدیت از مکرم منظور صادق صاحب
☆ مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کی نظم سے انتخاب
''غیر تھا پہلے بھی حال دل مگر ایسا نہ تھا''

۱۷؍جنوری ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۳

☆ محترم شیخ بشیر احمد صاحب از مکرمہ نعیمہ جمیل صاحبہ
☆ بحیرہ مردار از مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب
☆ محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب از مکرم انتصار احمد نذر صاحب
☆ حضرت مصلح الدین راجیکی صاحبؓ کا کلام
''کاش ناصح کو کوئی سمجھائے''

۲۴؍جنوری ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۴

☆ اہم امور میں مشاورت سے متعلق آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ از مکرم محمد طاہر ندیم صاحب

۳۱؍جنوری ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۵

☆ محترم چودھری محمد اسحاق صاحب سابق مبلغ چین و ہانگ کانگ (خود نوشت)
☆ محترم حکیم محمد طفیل کاہلوں صاحب از مکرم ظفراللہ انجم سہیل صاحب
☆ جماعت فجی کے ماہنامہ ''المشرق'' کی خصوصی اشاعت
☆ جماعت امریکہ کے ماہنامہ ''النور'' کی خاص اشاعت

۷؍فروری ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۶

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی قبولیت دعا از حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب
☆ سیرۃ حضرت مصلح موعودؓ از حضرت سیدہ مہر آپا، حضرت سیدہ چھوٹی آپا
☆ سیرۃ حضرت مصلح موعودؓ مرتبہ از مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب
☆ بعض عربی اخبارات کی نظر میں حضرت مصلح موعودؓ
☆ حضرت سیدہ امّاں جانؓ از محترمہ صاحبزادی امۃالرشید احمد صاحبہ

۱۴؍فروری ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۷

☆ حضرت مصلح موعودؓ کا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ از مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خانصاحب
☆ حضرت چودھری محمد ظفراللہ خانصاحبؓ کی مہمان نوازی از مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

۲۱؍فروری ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۸

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ از مکرم نصراللہ ناصر صاحب
☆ کرکٹ کی تاریخ کے دلچسپ ریکارڈز از مکرم قیصر محمود صاحب
☆ حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب حلالپوری کا قبول احمدیت (خود نوشت) مرسلہ: مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
☆ اعزاز (مکرم سید نجیب احمد صاحب، مکرمہ عائشہ علی صاحبہ، مکرم خواجہ عبدالعظیم صاحب، نصرت جہاں کالج ربوہ، مکرم منور لقمان صاحب، مکرمہ شازیہ منصور صاحبہ)

۲۸؍فروری ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۹

☆ حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ آف چاچڑاں شریف از مکرم جمال الدین شمس صاحب
☆ بزرگوں کی یادیں از مکرمہ قدسیہ بیگم صاحبہ
☆ مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب کی نظم سے انتخاب
''تُو جو چاہے تو مَیں جان بھی حاضر کردوں''

۷؍مارچ ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۱۰

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب از مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب، مکرم سعید اے ملک صاحب، مکرم نصیر احمد صاحب، مکرم سید ساجد احمد صاحب، مکرم محمد صدیق گورداسپوری صاحب مکرم عبدالسمیع نون صاحب
☆ حضرت صاحبزادہ صاحب کی یاد میں کہی جانے والی مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کی نظم سے انتخاب
''کامرانی جس کے مضمر نام میں''
☆ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے بارہ میں ماہر تعلیم جناب ایم۔ راشد صاحب اور جناب منیر عطاءاللہ صاحب کے جذبات (مترجم مکرم راجہ نصراللہ خانصاحب)

۱۴؍مارچ ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۱۱

☆ حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیت دعا از مکرم عامر شہزاد عادل صاحب
☆ حضرت سماک بن خرشہؓ (ابودجانہ) از مکرم فرید احمد بھٹی صاحب

۲۱؍مارچ ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۱۲

☆ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرتبہ: مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب)
☆ مکرم رشید قیصرانی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''جلیں گے وقت کے ہر موڑ پہ دیئے اُس کے''

۲۸؍مارچ ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۱۳

☆ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرتبہ: مکرم احمد طاہر مرزا صاحب)
☆ حضرت امّ عمارہؓ از مکرمہ امۃالحئی فائزہ صاحبہ

۴؍اپریل ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۱۴

☆ پہلا غلافِ کعبہ از مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب
☆ محترم حکیم عبدالعزیز صاحب از مکرم حکیم قاضی نذر محمد صاحب
☆ ''مولدووا'' از مکرم منور احمد خالد صاحب
☆ محترم میاں محمد صدیق بانی صاحب از مکرم شریف احمد بانی صاحب
☆ مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کی نظم سے انتخاب
''پہلو میں مرے دل کے دھڑکنے کی صدا ہے''
☆ مکرم محمد لبےّ اسماعیل صاحب از مکرم مکرزا نصیر احمد صاحب چٹھی مسیح
☆ کنگسٹن سے شکاگو تک از مکرم محمد زکریا ورک صاحب
☆ اعزاز (مکرمہ شہلہ کریم صاحبہ، مکرم عامرہ نرگس صاحبہ، مکرم ڈاکٹر مہدی علی صاحب، مکرم مبارز احمد حسن صاحب)

۱۱؍اپریل ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۱۵

☆ زارروس کا انجام از مکرم ساجد محمود بٹر صاحب
☆ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیت دعا از مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب
☆ مکرم محمد صدیق ننگلی صاحب کی وفات
☆ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی نظم سے انتخاب
''چمن کی ہر روش کو خونِ دل سے ہم سنوار آئے''

۱۸؍اپریل ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۱۶

☆ محترم ملک محمد شیر صاحب جوئیہ از مکرم اکرام اللہ جوئیہ صاحب
☆ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب
☆ محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب از مکرم وحید احمد جنجوعہ صاحب

۲۵؍اپریل ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۱۷

سیدنا و مولانا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کی وجہ سے اخبار ''الفضل انٹر نیشنل'' کا باقاعدہ شمارہ شائع نہیں ہو سکا۔

۲؍مئی ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۱۸

☆ مسجد بیت الرحمٰن کھلنا (بنگلہ دیش) کے شہداء از مکرم امدادالرحمٰن صاحب
☆ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ از مکرمہ عاصمہ رفعت باری صاحبہ
☆ مکرم احمد مبارک صاحب کی ایک غزل سے انتخاب
''خلق خدا ہے منتظر کیجئے لطف کی نظر''

۹؍مئی ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۱۹

☆ حضرت سیدہ چھوٹی آپاؒ (مرتبہ مکرمہ نسیم سعید صاحبہ)
☆ مکرم کپتان چودھری عبدالرحمٰن صاحب از مکرم پروفیسر محمد سمیع طاہر صاحب
☆ مکرم غلام رسول ورک صاحب از مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب
☆ مکرم ثاقب زیروی صاحب کی یاد میں مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کے کلام سے انتخاب
کیا دل کا دھڑکنا ہے، یہ کیا رشتۂ جاں ہے

۱۶؍مئی ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۲۰

☆ ربوہ کا تاریخی اور روحانی پس منظر از مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
☆ محترم محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی از مکرم مسعود رشید خانصاحب
☆ مکرم چودھری ظفر ممتاز صاحب از مکرم پروفیسر راجہ نصراللہ خانصاحب
☆ مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کی نظم سے انتخاب:
''ہر گام ایک رہرو رفتہ دکھائی دے''

۲۳؍مئی ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۲۱و۲۲

☆ حضرت مصلح موعودؓ کے ایمان افروز واقعات از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب
☆ رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' کے اثرات از مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
☆ مکرم ضیاءاللہ مبشر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''اے پیارے تجھ کو دیکھ کے ہی مَیں آنکھیں......''
☆ عربی رسائل (البشریٰ کبابیر، البشریٰ ربوہ، التقویٰ لندن) کے عرب دنیا پر اثرات از مکرم عبدالمومن طاہر صاحب
☆ بدر قادیان کی اشاعت ''جلسہ سالانہ نمبر ۲۰۰۲ء''
☆ مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب کی نظم سے انتخاب
''دیوار کی تصویر ہوئے عشق کے مارے''

۶؍جون ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۲۳

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ از مکرم مرزا عبدالحق صاحب
☆ مکرم سید عبیداللہ شاہ صاحب از اہلیہ محترمہ عبیداللہ شاہ صاحب
☆ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ
☆ حضرت شیخ نصیرالدین صاحبؓ مکندپوری از مکرم شیخ نثار احمد صاحب
☆ مکرم ضیاءاللہ مبشر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''ترا پھول پھول چہرہ مَیں سدا بہار دیکھوں''
☆ مکرم چودھری عبدالحمید صاحب از مکرم عبدالخالق صاحب
☆ محترمہ صاحبزادی امۃالرشید بیگم صاحبہ کی یادداشتیں
☆ صحابہ مسیح موعودؑ کا عشق قرآن از مکرم عطاءالرقیب منور صاحب
☆ حضرت چودھری حکم دین صاحب از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب
☆ احمدیہ گزٹ کینیڈا کی خاص اشاعت، دسمبر ۲۰۰۲ء

۱۳؍جون ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۲۴

☆ میری زندگی کے نشیب و فراز از مکرم میاں اقبال احمد صاحب (شہید) راجن پور
☆ کولمبس سے پہلے امریکہ میں مسلمان از مکرم محمد زکریا ورک صاحب
☆ مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر کی نظم سے انتخاب
''میرے دلبر ہو تم، میرے دلدار بھی''

۲۰؍جون ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۲۵

☆ حضرت منشی چودھری رستم علی صاحبؓ از مکرم راشد محمود احمد صاحب
☆ حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونیؓ از مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
☆ حضرت مولانا مصلح الدین راجیکی صاحبؓ کے منظوم کلام سے انتخاب
بہارِ ہستی میں ہم تو جیسے کھِلا کئے ہیں کھِلا کریں گے

۲۷؍جون ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۲۶

☆ حضرت سیدہ محمودہ بیگم (امّ ناصر) صاحبہؓ
☆ حضرت چودھری امین اللہ صاحبؓ از مکرم چودھری محمد یوسف صاحب
☆ ادارہ مدرسۃالحفظ ربوہ از مکرم حافظ قاری مسرور احمد صاحب

۴؍جولائی ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۲۷

☆ افغانستان - ایک سو سال پہلے از مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب
☆ مکرم میاں اصغر علی صاحب از مکرم میاں مبارک علی صاحب
☆ محترم چوہدری شریف احمد وڑائچ صاحب از پروفیسر ایم اے شائق صاحب
☆ محترم قریشی محمد افضل صاحب
☆ مکرم احسن اسماعیل صدیقی صاحب کی نظم سے انتخاب
"کھینچ لائی عرش سے میری دعا تاثیر کو"

۱۱؍جولائی ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۲۸

☆ حضرت میاں خیر دین صاحبؓ از مکرم ظہور احمد مقبول صاحب
☆ محترم میر مسعود احمد صاحب
☆ نُور ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک از مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب
☆ مکرم عبدالوحید صاحب شہید فیصل آباد
☆ محترم ملک رشید احمد صاحب از مکرمہ انیقہ رشید صاحبہ

۱۸؍جولائی ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۲۹

☆ حضرت مسیح موعودؑ کا انکسار از مکرم طاہر احمد مختار صاحب
☆ حفاظت الٰہی کے واقعات (مرتبہ مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب)
☆ فالج سے بچاؤ

۲۵؍جولائی ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۳۰-۳۱

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی قبولیت دعا از مکرم محمد ادریس شاہد صاحب
☆ سری لنکا میں احمدیت از مکرم منور احمد صاحب
☆ مکرم چودھری محمد علی صاحب کی نظم سے انتخاب
"روح کے جھروکوں سے اذن خود نمائی دے"
☆ حضرت حکیم عبدالصمد صاحب دہلویؓ از مکرمہ مبارکہ مسعود صاحبہ
☆ خوبصورت یادیں از مکرمہ قدسیہ بیگم صاحبہ
☆ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب اور مکرم مرزا لطیف احمد صاحب از مکرم مرزا عبداللطیف صاحب

۸؍اگست ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۳۲

☆ ۱۹۰۳ء - ماموریت کا ۲۲واں سال از مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب
☆ مکرم ہدایت اللہ صاحب نمبردار از مکرم پروفیسر سلطان محمود اکبر صاحب
☆ مکرم مرزا رشید احمد چغتائی صاحب کی وفات
☆ مکرم ملک صلاح الدین صاحب مؤلف "اصحاب احمد" کی وفات
☆ مکرم چودھری محمد علی صاحب کی نظم سے انتخاب
"عمر بھر اشک کی آواز پہ چلنے والے"

۱۵؍اگست ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۳۳

☆ قیام نماز از مکرم عبدالسمیع خان صاحب و مکرم حنیف احمد محمود صاحب
☆ مکرم چودھری محمد علی صاحب کی نظم سے انتخاب
"دیدۂ نمناک کا تازہ شمارہ دیکھنا"
☆ محترم ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب از مکرم پروفیسر محمد شریف خانصاحب
☆ مکرم الحاج مولوی محمد شریف صاحب از مکرم محمد محمود طاہر صاحب
☆ محترم صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب المعروف قلندر مومند صاحب
☆ اعزاز (مکرم ڈاکٹر بریگیڈیئر مسعود الحسن نوری صاحب)

۲۲؍اگست ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۳۴

☆ مکرمہ سلمٰی بیگم صاحبہ از مکرم چودھری شبیر احمد صاحب
☆ محترم شہاب الدین صاحب از مکرم محمد الدین صاحب
☆ محترم سید حضرت اللہ پاشا صاحب از مکرم سید حمیداللہ نصرت پاشا صاحب

۲۹؍اگست ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۳۵

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی مالی قربانیاں
☆ مکرم میاں اقبال احمد صاحب شہید آف راجن پور کو خراج تحسین از مکرم عبدالسلام اسلام صاحب
"خدمت دیں عین مطمح نظر"
☆ مکرم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب از مکرم محمد صدیق گورداسپوری صاحب
☆ حضرت استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ از مکرمہ بشریٰ سمیع صاحبہ

۵؍ستمبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۳۶

☆ عیسائی فرقہ Moonies از مکرم رشید احمد چودھری صاحب
☆ پولینڈ از مکرم حامد کریم محمود صاحب
☆ مکرم چودھری عبدالواحد صاحب از مکرم عبدالغفار ڈار صاحب
☆ مکرمہ سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ از مکرم مشتاق احمد صاحب
☆ مکرم سید حمیداللہ نصرت پاشا صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
"اے مری انجمن زیست سجانے والے!"
☆ حضرت منشی احمد علی صاحبؓ (مرتبہ: مکرم ریاض احمد ملک صاحب)
☆ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بیگم زبیدہ بانی ونگ از مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب
☆ امّ المومنین حضرت خدیجہؓ از مکرم داؤد طاہر صاحب

۱۲؍ستمبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۳۷

☆ "اِنّی مُهِينٌ مَن اَرَادَ اِهانَتَكَ"...... معاند احمدیت مولوی محمد حسین بٹالوی کے احمدی نواسے مکرم شیخ محمد سعید صاحب کا انٹرویو
☆ جماعت احمدیہ ادرحماں کے بزرگ از مکرم ماسٹر احمد علی صاحب

۱۹؍ستمبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۳۸

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب از مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب
☆ محترم میر مسعود احمد صاحب از مکرم عبدالباری صاحب
☆ "موتی" از مکرم خالد غزنوی صاحب
☆ مکرم ضیاءاللہ مبشر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
"مَیں کیسے جیؤں چھوڑ کے اس دل کے مکیں کو"

۲۶؍ستمبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۳۹

☆ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ از مکرم محمد جاوید صاحب اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ
☆ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحبؓ از مکرم مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب
☆ مکرم مبشر احمد محمود صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
"حضور! بزم سے یوں روٹھ جایا کرتے نہیں"

۳؍اکتوبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۴۰

☆ حضرت خبیب بن عدیؓ از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ بغداد از مکرم محمد زکریا ورک صاحب
☆ اصحاب احمدؑ اور قبولیت دعا از مکرم شکیل احمد ناصر صاحب اور مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب
☆ مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کی نظم سے انتخاب
"لمحہ لمحہ شمار کرتے رہے"
☆ حضرت چودھری باغ دین صاحبؓ از تاریخ احمدیت
☆ پنجاب میں نعت گوئی کے پیش رَو از مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
☆ مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کی نظم سے انتخاب
"منبع علم و عمل اور پیکر صدق و صفا"

۱۰؍اکتوبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۴۱

☆ حضرت مولوی سکندر علی صاحبؓ از مکرم شاہد محمود احمد صاحب
☆ جسٹس جاوید اقبال کی خودنوشت سوانح از مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
☆ اعزاز (مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب + مکرمہ رابعہ کنول صاحبہ + مکرم منور لقمان صاحب)
☆ مکرم محمد افتخار نسیم صاحب کی نظم سے انتخاب
"کیا سوچ کے دنیا سے کوئی دل کو لگائے"
☆ مکرم احمد مبارک صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
"کچھ تُو ہی بتا آخر تجھ کو تو خبر ہوگی"

۱۷؍اکتوبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۴۲

☆ حضرت بابو فضل الدین صاحبؓ از مکرم میاں مبارک علی صاحب
☆ مکرم عبدالرشید اغبولہ صاحب از مکرم عبدالقدیر قمر صاحب
☆ چند یادیں از مکرم مبارک احمد انصاری صاحب
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دو اشعار از مکرم پیر معین الدین صاحب
"مَیں گہری نیند سونا چاہتا ہوں"

۲۴؍اکتوبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۴۳

☆ مکرم چودھری عبدالرحیم صاحب از مکرم عبداللطیف صاحب
☆ تجارت اور دیانتداری از حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب (مرتبہ: مکرم خواجہ عبدالعظیم صاحب)
☆ مکرم صابر ظفر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
"مَیں نے جو اس دلِ مسرور کی بیعت کی ہے"
☆ مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کی نظم سے انتخاب
"خیال و خواب میں ہر دَم تری تصویر دیکھیں گے"

۳۱؍اکتوبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۴۴

☆ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ از متفرق احباب
☆ حضرت چودھری شاہ محمد صاحبؓ از مکرم محمد اسلم ساہی صاحب
☆ حضرت سعدی شیرازیؒ از مکرم توقیر آصف صاحب
☆ مکرم سید محمد الیاس ناصر دہلوی کی غزل سے انتخاب
"انتشارِ نور سے ہر سو چراغاں دیکھئے"
☆ مکرم آدم چغتائی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
"صبر کا دامن تھا جو مجھ کو خدا تک لے گیا"

۷؍نومبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۴۵

☆ سیرۃ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ از مکرم حمیداللہ ظفر صاحب + مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب + مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب + مکرم حنیف احمد محمود صاحب + مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب + مکرم سید ساجد احمد صاحب + مکرم عبدالسمیع نون صاحب + مکرمہ قدسیہ بیگم صاحبہ + مکرم شیخ نثار احمد صاحب۔
☆ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب کی نظم سے انتخاب:
"گلشن میں شور ہے بپا تازہ بہار کا"
☆ مکرم عطاءالمجیب راشد صاحب کی نظم سے انتخاب
"قرب کا طالب رہا، قربِ خدا کو پا لیا"
☆ مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی نظم سے انتخاب:
"حرف گویا تیرے ہونٹوں پر مہکتے پھول تھے"

۱۴؍نومبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۴۶

☆ بورکینا فاسو میں احمدیت از مکرم محمد ادریس شاہد صاحب
☆ سنگاپور از مکرم محمد صدیق گورداسپوری صاحب
☆ اعزاز (مکرم منظر احمد صاحب)
☆ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی نظم سے انتخاب
سانسوں کے زیر و بم میں تھا دل کی دھڑکنوں میں
☆ مکرم عطاءالمجیب راشد صاحب کی نظم سے انتخاب
"جس کی الفت میں گرفتار تھے لاکھوں انساں"

۲۱؍نومبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۴۷

☆ اصحاب احمدؑ کی قبولیت دعا (مرتبہ مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب)
☆ مکرم چودھری عبدالستار صاحب کی قبول احمدیت
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی نظم سے انتخاب
دن امن وامان کے پھر پلٹے اور خوف کا عالم دُور ہوا
☆ مکرم ضیاءاللہ مبشر صاحب کی نظم سے انتخاب
"دن پہ شب کا سکوت چھایا ہے"
☆ مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی نظم سے انتخاب
"تجھ کو خدا نے سایۂ رحمت بنادیا"

۲۸؍نومبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۴۸

☆ مرزا اسداللہ خاں غالب از مکرم فرخ شاد صاحب
☆ محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب از مکرم مولانا محمد صدیق گورداسپوری صاحب
☆ مکرم عطاءالمجیب راشد صاحب کی نظم سے انتخاب:
حزن کے بادل چھٹے، گزری شب تاریک و تار

۵؍دسمبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۴۹

☆ یوگنڈا اور کینیا میں تبلیغ کی ابتداء از مکرم محمد شفیق قیصر صاحب
☆ محترم صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب از اہلیہ محترمہ صاحبزادہ صاحب
☆ کوہسار از مکرم عامر شہزاد عادل صاحب
☆ مکرم احمد منیب صاحب کی نظم سے انتخاب
"ہر دل دلِ حزیں ہے ہر آنکھ اشکبار"
☆ مکرمہ طیبہ رضوان صاحبہ کی نظم سے انتخاب
"یہ کس کی جدائی پہ زمیں کانپ اٹھی ہے"
☆ مکرم میر اللہ بخش تسنیم صاحب کی نظم سے انتخاب
"ہمارا خلافت پہ ایمان ہے"
☆ مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ کی نظم سے انتخاب
"حبّذا اے جانے والے حبّذا اے سیدی"

۱۲؍دسمبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۵۰

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ
از مکرم عبدالقدیر قمر صاحب + مکرم منیر ذوالفقار چودھری صاحب
☆ حضرت اویس قرنیؒ از مکرم افتخار احمد سیام صاحب
☆ مکرم محمد افضل خان ترکی صاحب کی نظم سے انتخاب
"جنوں کے مرحلے عقل و خرد سے دُور ہوں گے"
☆ مکرم آدم چغتائی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
خندہ دل، خندہ جبیں، مہر و محبت کا بھی پیکر ٹھہرے

۱۹؍دسمبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۵۱ - مضمون ۴۴۱

☆ محترم میاں اقبال احمد صاحب شہید از مکرم چودھری مسعود احمد صاحب ایڈووکیٹ
☆ غانا میں خدمت خلق از مکرم ایم۔اے۔ لطیف صاحب
☆ سہ ماہی "ھوالشافی" جرمنی کا تعارف
☆ مکرم اعظم نوید صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
"علم و ہنر کا آپ تھے اک بحر بے کنار"
☆ مکرم احمد مبارک صاحب کی نظم سے انتخاب
"غم اجل سے جور نجور ہونے والا تھا"

۲۶؍دسمبر ۲۰۰۳ء - جلد ۱۰ شمارہ ۵۲

☆ ۲۰۰۳ء میں الفضل ڈائجسٹ کی زینت بننے والے مضامین کا انڈیکس۔

انڈیکس الفضل انٹرنیشنل جلد نمبر ۱۰۔ سال ۲۰۰۳ء

(مرتبہ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ لندن)

خطبات جمعہ / عیدین خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خطبہ فرمودہ	مقام	خلاصہ	تاریخ اشاعت	شمارہ
۸؍اپریل ۱۹۹۴ء	بیت السلام (فرانس)	آج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچی غلام، آپؐ کی طرف منسوب ہونے کا حق رکھنے والی جماعت اگر ہے تو وہ عالمگیر جماعت احمدیہ ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی چھوٹی چھوٹی نصیحتوں میں بھی قیامت تک کے لئے بنی نوع انسان کی امن کی ضمانتیں دی گئی ہیں۔ اس ضمانت کے نیچے آجائیں، اسی کا سایہ ہے جو امن بخشے گا۔ (قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے ایک مسلمان کے اپنے دوسرے مسلمان بھائی پر حقوق کا تذکرہ)	۳؍جنوری ۲۰۰۳ء	۱
۲۷؍مئی ۱۹۹۴ء	مسجد فضل لندن	جب قومیں پھٹ جاتی ہیں تو نبوت کے فیض کے بغیر اکٹھی نہیں ہوا کرتیں۔ آج صرف ایک جماعت احمدیہ ہے کہ اللہ کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ اعلان عام کر سکتی ہے کہ کسی نے حبل اللہ پر اکٹھے ہوتے ہوئے کسی کو دیکھنا ہو تو آئے اور جماعت احمدیہ کا مشاہدہ کرے۔	۱۰؍جنوری ۲۰۰۳ء	۲
خطبہ عیدالفطر ۶؍دسمبر ۲۰۰۲ء	مسجد فضل لندن	اللہ تعالیٰ یہ عید سب کے لئے مبارک فرمائے اور عید کی سچی و دائمی خوشیاں نصیب فرمائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تمام احباب جماعت کو دلی عید مبارک اور محبت بھرے سلام کا تحفہ۔	۱۰؍جنوری ۲۰۰۳ء	۲
۱۳؍دسمبر ۲۰۰۲ء	مسجد فضل لندن	اللہ تعالیٰ رءُوف ہے وہ اپنے بندوں پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔ رأفت کے معنی ایسی انتہائی مہربانی کے ہیں جو احسان اور بخشش کا تقاضا کرتی ہے۔ (قرآن مجید، احادیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت رءوف کا تذکرہ)	۱۷؍جنوری ۲۰۰۳ء	۳
۲۰؍دسمبر ۲۰۰۲ء	مسجد فضل لندن	آنحضرت ﷺ کی رحمت کے سائے سب دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس دنیا میں بھی آپ کی شفاعت کے نتیجہ میں بہت سے گنہگار بخشے جائیں گے۔ پس آنحضرت ﷺ پر دن رات درود بھیجیں۔ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان میں سب کو آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے نتیجہ میں شفا کے معجزے دکھائے۔ (اللہ تعالیٰ کی صفت رءُوف کے تعلق میں رحمت و شفقت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)	۲۴؍جنوری ۲۰۰۳ء	۴
۲۷؍دسمبر ۲۰۰۲ء	مسجد فضل لندن	اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی رأفت و رحمت کے ذکر میں انسانوں ہی نہیں جانوروں سے بھی شفقت و رحمت کے متعدد دلآویز واقعات کا روح پرور بیان۔ جلسہ سالانہ قادیان (انڈیا) کے نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد کا تذکرہ۔ (قرآن مجید و احادیث نبویہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت رءوف کا تذکرہ)	۳۱؍جنوری ۲۰۰۳ء	۵
۳؍جنوری ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	خدا کی خاطر جو تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ صدقہ اور چندہ وغیرہ پاک کمائی سے دیا جاتا ہے۔ جماعت کو چاہئے کہ اپنے اموال کو جو وہ کماتے ہیں پاک اور صاف رکھے۔ وقف جدید اور تحریک جدید کے نئے مالی سالوں کا اعلان۔ وقف جدید اور تحریک جدید میں مالی قربانی پیش کرنے کے لحاظ سے پاکستان ساری دنیا کی جماعتوں میں اوّل رہا۔ اور امریکہ دوسرے نمبر پر۔ وقف جدید میں اس وقت تک ۱۱۱ ممالک کے ۳ لاکھ ۸۰ ہزار سے زائد افراد شامل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے مالی نظام میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۳ لاکھ ۵۴ ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے نئے سال کی مبارکباد کا محبت بھرا دعائیہ پیغام۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ نیکیوں میں بھی پچھلے سال سے بڑھ جائیں۔	۷؍فروری ۲۰۰۳ء	۶
۱۰؍جنوری ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	سارے انبیاء کے کشوف مل کر بھی آنحضرت ﷺ کے کشوف کے برابر نہیں ہوتے۔ آپ کے بہت سے کشوف کا ارد گرد کے ماحول پر بھی پرتَو پڑا اور بہت سے لوگ ان کے گواہ بن گئے (احادیث نبویہ کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعض عظیم الشان کشوف کا تذکرہ)	۱۴؍فروری ۲۰۰۳ء	۷
۱۷؍جنوری ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	آنحضرت ﷺ کے کشوف آپ کے خادم اور غلامِ کامل مسیح موعود علیہ السلام کے کشوف سے بہت بڑھ کر تھے اور ان میں جو پیشگوئیاں تھیں وہ بھی نہایت عظیم الشان تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد کشوف کا تذکرہ۔ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دل کو ہر قسم کی حرص و ہوا سے خالی کر دے۔ لڑکیوں کی شادیوں میں جہیز کو اہمیت نہ دیں۔ لڑکی اچھی صورت، اچھی سیرت کی ہو اس کے بعد کسی جہیز کا مطالبہ کرنا بالکل ناجائز ہے۔ بچیوں کی رخصتی کے تعلق میں آنحضرت ﷺ کی سنت پر عمل کریں۔	۲۱؍فروری ۲۰۰۳ء	۸
۲۴؍جنوری ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	رحم کیا کرو۔ رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ بھی رحم کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرح بے حد شفقت کرنے والے اور غریبوں سے رحم کا سلوک کرنے والے تھے۔ (اللہ تعالیٰ کی صفت رءوف و رحیم کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت و رحمت کے متعدد پاکیزہ نمونوں اور تعلیمات کا روح پرور تذکرہ)	۲۸؍فروری ۲۰۰۳ء	۹
۳۱؍جنوری ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	جب انسان خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے آ جاتا ہے اور ظل اللہ بنتا ہے، پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ اس مرتبہ میں کُل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ (غلاموں، خادموں، پڑوسیوں، لڑکیوں اور یتیموں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی شفقت و رحمت کے روح پرور واقعات اور حسین تعلیم کا تذکرہ۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے خادموں کے ساتھ شفقت کے مختلف واقعات کا بیان)	۷؍مارچ ۲۰۰۳ء	۱۰
۷؍فروری ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	آنحضرت ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خُو اور کریم تھے۔ خادموں اور بچوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت و رأفت کے واقعات کا دلنشین تذکرہ۔ (اللہ تعالیٰ کی صفت رءوف و رحیم کے تعلق میں آیت قرآنی، احادیث نبویہ اور روایات صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مختلف امور کا بیان)	۱۴؍مارچ ۲۰۰۳ء	۱۱
۱۴؍فروری ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	اللہ تعالیٰ مصور ہے یعنی صورت جسمیہ اور صورت روحیہ پیدا کرنے والا ہے جن تصویروں کی مناہی ہے اس سے مراد بتوں کی تصویریں ہیں اور مشرکانہ خیالات پیدا کرنے والی تصویریں۔ (آیات قرآنیہ، احادیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمُصَوِّر کا بیان)	۲۱؍مارچ ۲۰۰۳ء	۱۲
۲۱؍فروری ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	نعمائے الٰہی کا ذکر کرتے رہنا شکر گزاری ہے۔ والدین کا شکر بھی واجب ہے بالخصوص ماں کا جس نے اس کی پرورش کی والدہ مرحومہ کی یاد میں اور ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر حضور ایدہ اللہ کی طرف سے غریب بچیوں کی شادیوں کے لئے مناسب امداد کا انتظام کرنے کا اعلان (قرآن مجید، احادیث نبویہ، لغت، اقوال بزرگان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت شکور اور شاکر کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)	۲۸؍مارچ ۲۰۰۳ء	۱۳
۲۳؍فروری ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	خدا تعالیٰ تک گوشت اور خون قربانیوں کا ہرگز نہیں پہنچتا بلکہ وہ اعمال صالحہ کی روح جو تقویٰ اور طہارت ہے وہ تمہاری طرف سے پہنچتی ہے۔ (قربانی کی حقیقت اور جانوروں کی قربانی سے متعلق قرآن مجید، احادیث نبویہ، حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ارشادات کے حوالہ سے مختلف مسائل کا بیان)	۷؍فروری ۲۰۰۳ء	۶
خطبہ عیدالاضحیہ ۲۸؍فروری ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	جس پر کوئی احسان کیا جائے تو وہ اس کا بدلہ احسان سے چکائے اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ اس کا تذکرہ کرے۔ غریب بچیوں کی باعزت رخصتی کے لئے ''مریم شادی فنڈ'' کی نہایت مبارک تحریک میں احباب جماعت نے دل کھول کر قربانی میں حصہ لیا ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر نقد رقوم اور وعدوں کی صورت میں ایک لاکھ ۹ ہزار پاؤنڈز سے زائد اکٹھا ہو گیا ہے۔	۴؍اپریل ۲۰۰۳ء	۱۴
۷؍مارچ ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	تحفہ خدا کی طرف سے ایک رزق ہے پس جسے تحفہ دیا جائے وہ اس سے بہتر تحفہ دے۔ آنحضرت ﷺ قرض کی واپسی ہمیشہ بڑھا کر کیا کرتے تھے۔ مریم شادی فنڈ میں مخلصین کی حیرت انگیز قربانی کا	۱۱؍اپریل ۲۰۰۳ء	۱۵

خطبہ فرمودہ	مقام	خلاصہ	تاریخ اشاعت	شمارہ
		تذکرہ۔(آیات قرآنی، احادیثِ نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت شکور کے تعلق میں مختلف پہلوؤں کا بیان)		
۱۴/مارچ ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کے لئے دعا ایک بڑا مؤثر ذریعہ ہے۔ اصل شکر تقویٰ اور طہارت میں مضمر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے اصحاب کی خدمتوں پر قدردانی کے واقعات۔(آیات قرآنی، احادیثِ نبویہ، ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور روایات صحابہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت شکور کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)	۱۸/اپریل ۲۰۰۳ء	۱۶
۲۱/مارچ ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کے مظہر اتم تھے۔(آیات قرآنی، احادیثِ نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور روایات صحابہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کا بیان)	۲/مئی ۲۰۰۳ء	۱۸
۲۸/مارچ ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	طاقتور وہی ہے جو اپنے نفس پر غصہ کی حالت میں قابو پائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی خاطر ہزاروں بلاؤں کو اپنے سر پر لیا (آیات قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات و واقعات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت القوی کے مختلف پہلوؤں کا بیان)	۹/مئی ۲۰۰۳ء	۱۹
۴/اپریل ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	کوئی قوت خدا کے مقابل کام نہیں دے سکتی۔ آنحضرت ﷺ بہت بہادر اور شجاع تھے۔ عراق کی جنگ کے متاثرین کے لئے جماعت کے توسط سے مالی امداد کرنے اور ظالموں کے لئے اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ...... اور اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ کی دعاؤں کی تحریک۔	۱۶/مئی ۲۰۰۳ء	۲۰
۱۱/اپریل ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	صفت الخبیر کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ آئندہ زمانہ میں ظاہر ہونے والے واقعات کے متعلق تفصیل سے خبریں عطا فرمائیں جو بڑی شان سے پوری ہو رہی ہیں۔	۲۳/مئی تا ۵/جون ۲۰۰۳ء	۲۱ و ۲۲
۱۸/اپریل ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	صفت الخبیر کے سلسلہ میں قرآن مجید آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیش خبریوں کا ایمان افروز تذکرہ۔ (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا آخری خطبہ جمعہ)	۶/جون ۲۰۰۳ء	۲۳

خطباتِ دورِ خلافت خامسہ

خطبہ فرمودہ	مقام	خلاصہ	تاریخ اشاعت	شمارہ
۲۵/اپریل ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	**حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا پہلا خطبہ جمعہ** اے جانے والے تو نے اس جماعت کو جو خوشخبری دی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی اور آج جماعت پھر بنیان مرصوص کی طرح خلافت کے قیام واستحکام کے لئے کھڑی ہوگئی۔	۱۳/جون ۲۰۰۳ء	۲۴
۲/مئی ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	گزشتہ دنوں جس طرح پوری جماعت اللہ کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے جھکی اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہماری خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیاری جماعت نے جس خوشی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کا اظہار کیا ہے وہ اس جماعت کا ہی خاصہ ہے۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت سے بہت پیار ہے۔	۲۰/جون ۲۰۰۳ء	۲۵
۹/مئی ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	ہمارے ایمانوں کو تقویت دینے کے لئے ایسی پیشگوئیاں بھی قرآن شریف میں موجود ہیں۔ جو غیروں کا منہ بند کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کے حوالہ سے مختلف امور کا تذکرہ۔ جماعت انگلستان اور ایم ٹی اے کے رضا کاروں کی خدمات پر خراج تحسین اور دعا کی تحریک۔	۲۷/جون ۲۰۰۳ء	۲۶
۱۶/مئی ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	آج ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارے اوپر بہت بڑھ کر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے گھروں کو بھی جنت نظیر بنائیں، اپنے ماحول میں بھی ایسا تقویٰ قائم کریں جو اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے۔ قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کے تعلق میں مختلف امور کا تذکرہ۔	۴/جولائی ۲۰۰۳ء	۲۷
۲۳/مئی ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	نیک نمونہ سب سے بڑی تبلیغ ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ تمام انسانیت کو آنحضور ﷺ کی حقیقی تعلیم کے جھنڈے تلے لے آئیں۔ شادی کے بعد لڑکیوں کو غربت کے یا حسب نسب کے طعنے دینا انتہائی ظلم کی بات ہے۔(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کے تعلق میں مختلف پیش خبریوں کا ایمان افروز تذکرہ)	۱۱/جولائی ۲۰۰۳ء	۲۸
۳۰/مئی ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	دنیا اور عقبیٰ میں کامیابی کا گر یہ ہے کہ انسان ہر قول و فعل میں یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ میرے کاموں سے خبردار ہے۔ یہی تقویٰ کی جڑ ہے۔ خبیر میں علاوہ خبر رکھنے کے مجرموں کی سزا اور ان کی خبر لینے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔	۱۸/جولائی ۲۰۰۳ء	۲۹
۶/جون ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	دعا کے لئے بنیادی چیز صبر ہے۔ اللہ تعالیٰ سمیع و علیم ہے۔(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت السمیع کا تذکرہ)۔ رواں مالی سال کے آخری مہینہ کے حوالہ سے احباب کو صحیح آمد کے مطابق بجٹ بنانے، شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے، قول سدید سے کام لینے اور اللہ کے فضلوں کو سامنے رکھتے ہوئے ادائیگیاں کرنے کی نصائح اگر اللہ تعالیٰ سے ہمارے سودے صاف ہوں گے تو وہ ہماری نیک نیتوں کو دیکھتے ہوئے ہماری دعاؤں کو زیادہ سنے گا۔	۲۵/جولائی تا ۷/اگست ۲۰۰۳ء	۳۰ و ۳۱
۱۳/جون ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	یہ ضروری نہیں کہ ہم پر کوئی مشکل یا مصیبت آئے تو ہم نے دعائیں مانگنی ہیں۔ ان مشکلات سے بچنے کے لئے بھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اور ہم سب پر یہ فرض بنتا ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دیں اور مستقلاً اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں۔(آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، حضرت مسیح موعودؑ، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت السمیع کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)	۸/اگست ۲۰۰۳ء	۳۲
۲۰/جون ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	آج جماعت احمدیہ کا یہ کام ہے کہ ایک مہم کی صورت میں دنیا کے سامنے اسلام کی امن اور آشتی کی جو حسین اور خوبصورت تعلیم ہے وہ پیش کریں اور دنیا میں یہ منادی کریں کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ اپنی حسین تعلیم سے پھیلا ہے۔	۱۵/اگست ۲۰۰۳ء	۳۳
۲۷/جون ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	آئندہ زمانے میں جو ضرورت پیش آنی ہے مبلغین کی بہت بڑی تعداد کی ضرورت ہے اس لئے اس نہج پر تربیت کریں کہ بچوں کو پتہ ہو کہ اکثریت ان کی تبلیغ کے میدان میں جانے والی ہے۔(واقفین نو بچوں کی تربیت کے متعلق متفرق ہدایات)	۲۲/اگست ۲۰۰۳ء	۳۴
۴/جولائی ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	ہمیشہ بچوں کے نیک، صالح اور دیندار ہونے کی دعائیں کرتے رہنا چاہئے کیونکہ والدین کی دعائیں بچوں کے حق میں پوری ہوتی ہیں۔ ایشیا کے ممالک کے لئے MTA کی نشریات کا Asia Sat 3 پر آغاز۔	۲۹/اگست ۲۰۰۳ء	۳۵
۱۱/جولائی ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	امام کی ڈھال کے پیچھے رہ کر فتح و ظفر احمدیت کا مقدر بنے گی۔ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں سے دشمن غزوۂ اُحد میں اپنے مقصد میں ناکام رہا۔ غزوۂ اُحد کے حالات اور جانثار صحابہؓ کی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ۔	۵/ستمبر ۲۰۰۳ء	۳۶
۱۸/جولائی ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	سب مہمانوں کو واجب الاحترام جان کر ان کی مہمان نوازی کا حق ادا کریں۔ شرکاء جلسہ سالانہ ذکر الٰہی اور درود شریف میں وقت گزاریں اور کارکنان سے تعاون کریں۔(جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے میزبانوں اور مہمانوں کو زریں نصائح اور ہدایات)	۱۲/ستمبر ۲۰۰۳ء	۳۷
۲۵/جولائی ۲۰۰۳ء	اسلام آباد لندن	ایمان، یقین، معرفت اور رشتہ تودّد و تعارف کی ترقی کیلئے جلسہ میں شامل ہوں۔ جلسہ کے بابرکت ایام کو ذکر الٰہی، درود شریف اور بکثرت استغفار پڑھنے میں گزاریں۔	۱۹/ستمبر ۲۰۰۳ء	۳۸
یکم/اگست ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے مزید فضلوں کے وارث بنیں۔ مہمانوں کی بھرپور خدمت اور انتظامات کی کامیابی پر کارکنان جلسہ شکریہ کے مستحق ہیں۔(حمد اور شکر کے مضمون کا قرآن کریم، احادیث نبویہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں ایمان افروز بیان)	۲۶/ستمبر ۲۰۰۳ء	۳۹
۸/اگست ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	امانت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ ہر پہلو سے اس کی ادائیگی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانتیں حقداروں کے سپرد کرو۔ امانت کے مضمون کو جس قدر سمجھیں گے اسی قدر تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے۔	۳/اکتوبر ۲۰۰۳ء	۴۰

خطبہ فرمودہ	مقام	خلاصہ	تاریخ اشاعت	شمارہ
۱۵/اگست ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	آنحضرت ﷺ نے توکل علی اللہ کی اعلیٰ مثالیں قائم فرمائیں۔توکل کی کمی سے خدا سے دوری، جھوٹ، غلط بیانی اور خوشامد کی برائیاں جنم لیتی ہیں۔اللہ پر توکل اور یقین کے بارہ میں پر معارف اور ایمان افروز خطبہ۔	۱۰/اکتوبر ۲۰۰۳ء	۴۱
۲۲/اگست ۲۰۰۳ء	منہائم جرمنی	اللہ کی رسی کو پکڑنے اور نظام سے وابستہ رہنے میں ہی آپ کی بقا ہے۔ شرکاء جلسہ سالانہ جرمنی ثابت کریں کہ محض للہ یہ تین دن گزارنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں (اطاعت نظام اور اطاعت امیر کے موضوع پر لطیف اور پر معارف خطبہ جمعہ)	۱۷/اکتوبر ۲۰۰۳ء	۴۲
۲۹/اگست ۲۰۰۳ء	شیوورٹ ہالے فرینکفورٹ (جرمنی)	دین کو دنیا پر مقدم کئے بغیر ایمان قائم نہیں رہ سکتا۔کامل فرمانبرداری اصل دین ہے۔کبریائی اللہ کی چادر ہے۔شرک کے بعد تکبر جیسی کوئی بلا نہیں۔(شرائط بیعت حضرت مسیح موعودؑ کے مضمون کا پر معارف اور روح پرور بیان)	۲۴/اکتوبر ۲۰۰۳ء	۴۳
۵/ستمبر ۲۰۰۳ء	احمدیہ مشن فرانس	ہر احمدی کو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے پر بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے۔یہی وسیلہ ہے جس سے اب ہمارے ذاتی اور جماعتی فیض اور برکات اور ترقیات وابستہ ہیں۔	۳۱/اکتوبر ۲۰۰۳ء	۴۴
۱۲/ستمبر ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	نوع انسان سے ہمدردی بہت بڑی عبادت اور رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔مَیں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کرسکتا ہے، غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آسکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آنے۔کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال ونفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا۔حقوق العباد کی ادائیگی کی بابت نویں شرط بیعت کے حوالہ سے پر معارف مضمون۔	۷/نومبر ۲۰۰۳ء	۴۵
۱۹/ستمبر ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	حضرت مسیح موعودؑ سے رشتۂ اخوت اور اطاعت قائم کرنا بیعت کی شرط ہے۔ تنگدستی اور خوشحالی ہر حالت میں امیر اور امام کی اطاعت کرنا واجب ہے	۱۴/نومبر ۲۰۰۳ء	۴۶
۲۶/ستمبر ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	تمہیں خوشخبری ہو کہ اب تم ہمیشہ معروف فیصلوں کے نیچے ہو۔دسویں شرط بیعت میں 'طاعت درمعروف' کی وضاحت اور اطاعت کرنے والوں کے لئے خوشخبریاں۔(حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کے بعد پیدا ہونے والی روحانی تبدیلیوں کے ایمان افروز واقعات کا بیان)	۲۱/نومبر ۲۰۰۳ء	۴۷
۳/اکتوبر ۲۰۰۳ء	مسجد بیت الفتوح	مسجد کی اصل زینت عمارتوں سے نہیں بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص سے نماز پڑھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ ہر مسجد کی بنیاد تقویٰ اللہ پر ہو اور یہ نمازیوں سے کم پڑ جائیں۔(مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد ''مسجد بیت الفتوح'' کے افتتاح کے موقع پر آداب مساجد اور ان کی آبادی کے موضوع پر پر معارف خطبہ)	۲۸/نومبر ۲۰۰۳ء	۴۸
۱۰/اکتوبر ۲۰۰۳ء	مسجد بیت الفتوح	تنگی ترشی کے حالات بھی ہوں تو خدا سے شکوہ نہیں کرنا، خدا کا فضل مانگنا ہے اور راضی برضا رہنا ہے۔سگریٹ پینے والے کو چاہئے کہ وہ اس کے مضر اثرات کی وجہ سے سگریٹ نوشی ترک کر دے۔(شرائط بیعت حضرت مسیح موعودؑ پر عمل پیرا ہونے کے بعد عظیم روحانی تبدیلیوں کا روح پرور بیان)	۵/دسمبر ۲۰۰۳ء	۴۹
۱۷/اکتوبر ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	احباب جماعت نے خدمت انسانیت اور اخلاص و وفا کے بے نظیر نمونے قائم کئے ہیں۔بنی نوع انسان کی خدمت کی خاطر احمدی ڈاکٹر وقف کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں اور خدا کے فضلوں کے وارث بنیں۔	۱۲/دسمبر ۲۰۰۳ء	۵۰
۲۴/اکتوبر ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	روزہ ڈھال ہے اور اس کی جزا خود خدا تعالیٰ ہے رمضان میں نمازوں، تہجد، نوافل کا اہتمام اور قرآن کریم کی تلاوت کا ایک دور کریں۔رمضان کے بابرکت مہینہ کی فضیلتوں، برکتوں اور مسائل کا پر معارف بیان	۱۹/دسمبر ۲۰۰۳ء	۵۱
۳۱/اکتوبر ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	روزہ تقویٰ، قبولیت دعا اور قرب الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے قرآن کو رمضان سے خاص نسبت ہے اس لئے قرآن پڑھیں اور درس القرآن میں شامل ہوں رمضان المبارک کے فضائل و برکات اور قبولیت دعا کے ایمان افروز مضمون کا بیان	۲۶/دسمبر ۲۰۰۳ء	۵۲

خطابات / درس خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خطاب	مقام	خلاصہ	تاریخ اشاعت	شمارہ
۲۲/اپریل ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پہلا خطاب عام۔** حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی بیعت عام سے قبل مختصر سا خطاب فرمایا جو ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر کیا گیا۔حضور نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔''احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آجکل دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں۔بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔آمین''۔	۲۵/اپریل	۱۷
۲۳/اپریل ۲۰۰۳ء	اسلام آباد (ٹلفورڈ)	ہمارے دل غمگین ہیں۔آنکھیں اشکبار ہیں۔ایک انتہائی پیار کرنے والی شخصیت ہم سے جدا ہو چکی ہے۔لیکن ہم اس خدائی فرمان کے سامنے سرِتسلیم خم کرتے ہیں کہ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔جماعتی ترقی کے جو نظّارے ہم نے خلافت رابعہ میں دیکھے وہ کسی وضاحت کے محتاج نہیں۔یہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت کے وہ نظارے جو جماعت کو ہمیشہ دکھاتا رہا پہلے سے بڑھ کر دکھائے۔	۲/مئی	۱۸
۱۷/مئی ۲۰۰۳ء	بیت الفتوح مورڈن	جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر انتظام تحریک وقف نو میں شامل بچوں اور بچیوں کے اجتماع سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خطاب۔(خلاصہ)	۶/جون ۲۰۰۳ء	۲۳
۲۵/جولائی ۲۰۰۳ء	اسلام آباد ٹلفورڈ	سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء کے موقع پر افتتاحی خطاب۔ہماری جماعت یہ غم گُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ اُن میں تقویٰ ہے یا نہیں۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے تقویٰ کی اہمیت، برکات اور تقویٰ کے حصول کے ذرائع کا اثر انگیز تذکرہ۔	۱۵/اگست ۲۰۰۳ء	۳۳
		سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء کے موقع پر افتتاحی خطاب کی (دوسری اور آخری قسط)	۲۲/اگست ۲۰۰۳ء	۳۴
۲۶/جولائی ۲۰۰۳ء	اسلام آباد (ٹلفورڈ)	(سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء کے موقع پر مستورات سے خطاب) جن خاندانوں میں مائیں نیک ہوں، نمازیں پڑھنے میں باقاعدہ ہوں، نظام جماعت کی پوری طرح اطاعت گزار ہوں اور اپنے بچوں کے لئے دعائیں کرنے والی ہوں تو ایسے گھروں کے بچے عموماً دین کی طرف رغبت رکھنے والے ہوتے ہیں۔صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ خود اپنی زندگی متقیانہ ہو۔کوئی احمدی عورت معاشرہ کی تمام عورتوں کی طرح نہیں ہے۔ایک نئے عزم کے ساتھ ہمت اور دعا سے کام لیتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔	۲۹/اگست ۲۰۰۳ء	۳۵
۲۶/جولائی ۲۰۰۳ء	اسلام آباد (ٹلفورڈ)	اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے ۱۷۶ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔امسال کیوبا میں جماعت کا نفوذ ہوا۔گزشتہ ۱۹ سالوں میں ۸۵ نئے ممالک میں جماعت کا قیام ہوا۔پاکستان کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں ۵۱۸ نئی جماعتوں کا قیام۔امسال ۲۲۶ مساجد اور ۲۸۱ تبلیغی مراکز کا اضافہ۔جماعت کی طرف سے طبع شدہ مکمل تراجم قرآن کریم کی تعداد ۵۷ ہوگئی ہے۔امسال قتلان زبان میں پہلی مرتبہ ترجمہ شائع ہوا۔ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء کے موقع پر دوسرے دن کا خطاب۔ (قسط اول)	۵/ستمبر ۲۰۰۳ء	۳۶

خطبہ فرمودہ	مقام	خلاصہ	تاریخ اشاعت	شمارہ
۲۶؍جولائی ۲۰۰۳ء	اسلام آباد (ٹلفورڈ)	دنیا بھر میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں نمائشوں، بکسٹالز و بک فیئرز، احمدیہ چھاپہ خانوں، عربک ڈیسک، چینی ڈیسک، فرنچ اور بنگلہ ڈیسک کے علاوہ نصرت جہاں سکیم، پریس اینڈ پبلی کیشنز ڈیسک، تحریک وقف نو، ایم ٹی اے کی نشریات کے پھیلاؤ، دیگر ٹیلی ویژن اور ریڈیو پروگراموں اور احمدیہ ویب سائٹ کی مساعی اور ان کے نیک اثرات سے متعلق اعدادوشمار اور ایمان افروز کوائف پر مشتمل روح پرور خطاب۔ احمدی ڈاکٹرز کو جماعت کے اسپتالوں میں خدمت کے لئے عارضی وقف کی خصوصی تحریک۔(سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء پر دوسرے روز کا خطاب۔(دوسری قسط)	۱۲؍ستمبر ۲۰۰۳ء	۳۷
۲۶؍جولائی ۲۰۰۳ء	اسلام آباد (ٹلفورڈ)	ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمت خلق، نادار و ضرورتمند افراد اور یتیموں کی امداد، ہیومینٹی فرسٹ، مختلف ممالک میں دعوت الی اللہ کی مساعی اور ان کے شیریں ثمرات، مخالفین کی ناکامی اور جماعتی ترقی کے ایمان افروز واقعات، نو احمدیوں کی استقامت۔ مالی قربانی میں اضافہ اور ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی جاری فرمودہ تحریکات، خطبات، تقاریر، مجالس عرفان وغیرہ کی تدوین و اشاعت کے کام کے لئے ’’طاہر فاؤنڈیشن‘ ‘کے قیام کا اعلان۔ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء پر دوسرے روز کا خطاب۔(تیسری اور آخری قسط)	۱۹؍ستمبر ۲۰۰۳ء	۳۸
۲۷؍جولائی ۲۰۰۳ء	اسلام آباد (ٹلفورڈ)	بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے۔(قرآن مجید، احادیث نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے شرائط بیعت کی تفصیلات کا بیان)(امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء کے موقع پر تیسرے دن کا اختتامی خطاب)۔	۲۶؍ستمبر ۲۰۰۳ء	۳۹
		تیسرے دن کے خطاب کی دوسری قسط	۳؍اکتوبر ۲۰۰۳ء	۴۰
		تیسری اور آخری قسط	۱۰؍اکتوبر ۲۰۰۳ء	۴۱
۱۱؍اکتوبر ۲۰۰۳ء	مسجد بیت الفتوح (مورڈن) لندن	مسجد خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے اس لئے ایک سچا مسلمان مسجد سے کبھی بھی نہ تو دیگر شہریوں کے خلاف اور نہ ہی حکومت وقت کے خلاف نفرت کی آواز بلند کر سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ نے اکناف عالم میں مساجد تعمیر کی ہیں جو سب اس مسجد کی طرح امن کا گہوارہ ہیں بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف زیادہ توجہ دینا ہوگی (مسجد بیت الفتوح (لندن) کے افتتاح کی مناسبت سے منعقدہ خصوصی تقریب میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا خلاصہ)	۱۴؍نومبر ۲۰۰۳ء	۴۶
۱۹؍اکتوبر ۲۰۰۳ء	بیت الفتوح لندن	انٹرنیٹ کا غلط استعمال ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آرہا ہے اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ دلوں میں اللہ کی محبت سچ بولنے کی طرف توجہ دیں۔ عہدیداروں کا احترام کریں۔ جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام ہر طرف پہنچائیں۔ اس زمانہ میں دعوت الی اللہ کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے سے خطاب کا خلاصہ۔	۲۸؍نومبر ۲۰۰۳ء	۴۸
۲۵؍نومبر ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	قرآن مجید کی آخری تین سورتوں میں دجالی فتنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ان سے بچنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ اس زمانہ کے فتنوں اور مفاسد سے بچنے کے لئے الٰہی طاقتیں درکار ہیں۔ انسانی طاقتوں سے مقابلہ ممکن نہیں۔ (درس قرآن مجید کی نہایت پاکیزہ اور بابرکت عالمی مجلس۔ مسجد فضل لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمودہ قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کا درس اور اجتماعی دعا)	۵؍دسمبر ۲۰۰۳ء	۴۹
۲۲؍اپریل ۲۰۰۳ء	مسجد فضل لندن	خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اراکین مجلس انتخاب خلافت سے پرسوز تاریخی خطاب۔ آپ سے درخواست ہے دعاؤں کے ذریعہ میری مدد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ آپ لوگوں کے لئے دعا کرسکوں۔ جو عہد ابھی کیا ہے اس پر پورا اتر سکوں۔۔ میری گردن اب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ براہ راست خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے محض اور محض اپنے فضل سے ان کاموں کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی رضا کے کام ہوں۔	۱۲؍دسمبر ۲۰۰۳ء	۵۰

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹؍دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ سے اخبار الفضل کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا: ’’...... اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے‘‘۔

الفضل کا مطالعہ ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’خصوصیات سلسلہ کے لحاظ سے یہاں کے اخباروں میں سے دو اخبار الفضل و مصباح کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس سے نظام سلسلہ کا علم ہوتا ہے۔ بعض لوگ اس وجہ سے ان اخباروں کو نہیں پڑھتے کہ ان کے نزدیک ان میں بڑے مشکل اور اونچے مضامین ہوتے ہیں ان کے سمجھنے کی قابلیت ان کے خیال میں ان میں نہیں ہوتی۔ اور بعض کے نزدیک ان میں ایسے چھوٹے اور معمولی مضامین ہوتے ہیں کہ وہ اسے پڑھنا فضول خیال کرتے ہیں۔ یہ دونوں خیالات غلط ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو کبھی کوئی لائق استاد بھی ملا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بچے سے زیادہ کوئی نہیں ملا۔ اس نے مجھے ایسی نصیحت کی کہ جس کے خیال سے مَیں اب بھی کانپ جاتا ہوں۔ اس بچے کو بارش اور کیچڑ میں دوڑتے ہوئے دیکھ کر مَیں نے اسے کہا: میاں کہیں پھسل نہ جانا۔ اس نے جواب دیا : امام صاحب! میرے پھسلنے کی فکر نہ کریں اگر مَیں پھسلا تو اس سے صرف میرے کپڑے ہی آلودہ ہوں گے مگر دیکھیں کہ کہیں آپ نہ پھسل جائیں۔ آپ کے پھسلنے سے ساری امّت پھسل جائے گی۔ پس تکبر مت کرو اور اپنے علم کی بڑائی میں رسائل اور اخبار کو معمولی نہ سمجھو۔ قوم میں وحدت پیدا کرنے کے لئے ایک خیال بنانے کے لئے ایک قسم کے رسائل کا پڑھنا ضروری ہے‘‘۔(انوار العلوم جلد ۱۱ صفحہ ۶)

صرف ایک بات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

’’روزانہ جو الفضل چھپتا ہے اس میں سے ایک بات اگر آپ کو ایسی ملے جو آپ کی زندگی میں حسن پیدا کرنے والی ثابت ہو تو سال میں شاید ۳۶۰ یا اس سے چند کم اتنی باتیں مل گئیں۔ لوگ کہہ دیتے ہیں الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ میں بھی کہتا ہوں، الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ وہ کہتے ہیں (بعض لوگ) کہ اگر الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا نہیں ہوگا تو اس کو لے کے پڑھنے کی کیا ضرورت۔ میں کہتا ہوں کہ اگر الفضل کا ایک مضمون بھی اعلیٰ پایہ کا ہے تو اسے لے کے اسے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ میں اس سے بھی آگے جاتا ہوں۔ میں کہتا ہوں اگر الفضل میں ایک ایسا مضمون ہے جس میں ایک بات ایسی لکھی ہے جو آپ کو فائدہ پہنچانے والی ہے تو اس فائدہ کو ضائع نہ کریں آپ، اگر آپ نے بحیثیت قوم ترقی کرنی ہے۔

(از خطاب ۲۷؍دسمبر ۱۹۷۹ء الفضل ۲۴؍فروری ۱۹۸۰ء صفحہ ۲)

الفضل انٹرنیشنل ہمیں کیوں پڑھنا چاہئے

اس لئے کہ:

☆...... یہ مرکز سلسلہ اور آپ کے درمیان رابطہ کا ذریعہ ہے۔

☆......اس کے مطالعہ سے آپ کو روحانی تسکین ہوتی ہے۔

☆......اس میں درج ملفوظات و ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلفائے احمدیت آپ کے ازدیاد ایمان کا موجب بنتے ہیں۔

☆......اس میں خلفائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطبات، خطابات، مجالس سوال و جواب، مجالس عرفان وغیرہ کا مکمل متن شائع ہوتا ہے۔

☆...... یہ اہل علم حضرات کے ٹھوس علمی اور تحقیقی مضامین اور صاحب طرز شعراء کے کلام کے ذریعہ دنیا بھر کی دینی اور اخلاقی تربیت میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طرح اس میں جماعت کی عالمی خبریں اور اشاعت اسلام کے لئے سرگرمیوں کی رپورٹس بھی شائع ہوتی ہیں۔

☆...... یہ ایک روحانی چشمہ ہے جو آپ کی اور آپ کی نسلوں کی روحانی اور علمی سیرابی کا موجب ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیے اور آج ہی الفضل انٹرنیشنل اپنے نام جاری کروائیے۔ (مینجر)

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@hotmail.com

Vol. 10 — Friday, December 26, 2003 — Issue No. 52

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

طیورِ ابراہیمی کی پرواز اور اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۳۴ء کو اپنی علالت طبع کے باعث ایک مختصر خطاب فرمایا جس میں مخلصین احمدیت کو قیمتی نصائح کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

"مومن کو کلام الٰہی میں پرندہ کہا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام چونکہ ابراہیم رکھا گیا ہے اس لئے آپ سب لوگ ان کے پرندے ہوئے۔ پس اے ابراہیم ثانی کے پرندو اگر احیاء چاہتے ہو تو دنیا میں پھیل جاؤ مگر اس طرح نہیں کہ اپنے اصل گھر کو بھول جاؤ۔ تمہارا اصل گھر قادیان ہی ہے خواہ تم کہیں رہتے ہو، اسے یاد رکھو۔ جب تمہیں ابراہیمی آواز آئے، قادیان سے خدا کا نمائندہ، مَیں یا کوئی اور جب کہے کہ اے احمدیو! خدا کے دین کو تمہاری اس وقت ضرورت ہے۔ تم جہاں جہاں ہو مرکز میں حاضر ہو جاؤ۔ اگر مال کی ضرورت ہو تو مال حاضر کرو اور اگر جان کی ضرورت ہو تو جان پیش کردو اور چاروں طرف سے وہی نظارہ نظر آئے جو حج کے موقع پر ہر طرف سے لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک کہنے والوں کا نظر آتا ہے ...... اس نظارہ ہی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس شعر میں اشارہ فرماتے ہیں ؎

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

پس جاؤ اور دنیا میں پھیل جاؤ کہ کامیابی کا ذریعہ یہی ہے اور جب آواز پہنچے تو یوں جمع ہو جاؤ جس طرح پرندے اُڑ کر جمع ہو جاتے ہیں۔ **پھر خواہ کتنی بڑی کوئی فرعونی طاقت تمہارے مٹانے کے لئے کھڑی ہو جائے اُسے معلوم ہو جائے گا کہ احمدیت کو مٹانا آسان نہیں ہے"۔**

(انوار العلوم جلد ۱۳ صفحہ ۵۳۸)

❁❁❁❁

جلسہ سالانہ
قبولیت دعا کا آفاقی مرکز

حضرت مولانا الیاس خان صاحب (۱۸۷۴ء۔ ۱۹۴۸ء) صوبہ سرحد کی مخلص احمدی جماعت کے ایک نہایت بے نفس، یکرنگ اور خدا نما بزرگ تھے۔ آپ مکرم عبدالسلام خان صاحب آف پشاور کے والد ماجد اور ڈاکٹر حامداللہ خان صاحب آف یارکشائر (انگلستان) کے دادا جان تھے۔ عبدالسلام خان صاحب "حیات حضرت مولوی محمد الیاس خان" کے صفحہ ۸۵۔۸۶ میں تحریر فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ قادیان جاتے ہوئے جب آپ کوئٹہ میں فروکش ہوئے تو ڈاکٹر عبداللہ صاحب نے جو امیر جماعت تھے حضرت مولوی صاحب سے فرمایا کل خطبہ جمعہ آپ دیں اور دوستوں کو قادیان جلسہ سالانہ پر جانے کی تلقین کریں کیونکہ گزشتہ سال کے زلزلہ کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوست مالی تنگی کی وجہ سے کم جائیں گے۔

خاکسار بھی اس خطبہ میں شامل تھا۔ آپ نے خطبہ میں دیگر امور کے علاوہ جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے ایسے زوردار الفاظ میں تحریک فرمائی کہ جس سے احباب جماعت کے دلوں میں جلسہ سالانہ پر جانے کا جوش پیدا ہوا اور کافی دوست جلسہ سالانہ پر گئے۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

محمد الیاس کو چند اہم امور درپیش تھے۔ بہت دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری دعا قبول ہوگی مگر تین شرطوں کے ساتھ۔ پہلی یہ کہ تم بیس ہزار احمدیوں کو بلاؤ اور تین دن ان کی دعوت کرو، رہائش کا انتظام کرو۔ (۲) صحابہ کرام کو بلاؤ، وہ بھی آئیں۔ (۳) خلیفۂ وقت کو بھی بلاؤ اور ان سب سے عرض کرو کہ تمہارے لئے رورو کر دعا کریں۔ مَیں نے اپنے خدا سے عرض کی میری حقیر حیثیت کو تُو خوب جانتا ہے۔ مَیں تو تین آدمیوں کو تین دن بھی کھانا نہیں دے سکتا اور نہ رہائش کا انتظام کر سکتا ہوں۔ پھر میری حیثیت کیا ہے کہ مَیں بیس ہزار احمدیوں کو بلاؤں۔ جواب میں لوگ کہیں گے ہمیں فرصت نہیں۔ پھر صحابہ کرام اور خلیفۂ وقت کی خدمت میں کیسے عرض کروں کہ میرے یہ اہم کام ہیں آپ ان امور کی انجام دہی کے لئے رورو کر خدا سے میرے لئے دعا کریں۔ ممکن ہے جن امور کو مَیں اہم سمجھتا ہوں وہ ان کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوں۔

مَیں اللہ تعالیٰ کے حضور بہت رویا کہ اے اللہ! یہ شرائط بہت سخت ہیں اور تُو خود کہتا ہے ﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا﴾ یہ شرائط میری وسعت سے باہر ہیں، مجھ پر رحم فرما۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد الیاس یہ سب انتظام مَیں نے تمہارے لئے کر دیا ہے۔ تم قادیان جلسہ سالانہ پر جاؤ۔ وہاں بیس ہزار احمدی بھی آئیں گے۔ صحابہ کرامؓ بھی آئیں گے۔ خلیفۂ وقت بھی موجود ہوگا۔ ان کی خوراک اور رہائش کا انتظام بھی مَیں کروں گا۔ جلسہ سالانہ کی افتتاحی اور اختتامی دعا میں جب جلسہ سالانہ کے تمام احباب مع خلیفۂ وقت کے روئیں گے، تم بھی رونا اور اپنا مدعا پیش کرنا **مَیں قبول کروں گا"۔**

❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ ڈنمارک کی
اشاعت اسلام کے سلسلہ میں مختلف مساعی کا مختصر تذکرہ

(منصور احمد جاوید۔ امیر جماعت احمدیہ ڈنمارک)

یورپ کے نہایت شمال میں ایسے ملک بھی ہیں جو کہ موسم اور آب وہوا کی سختیوں کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہیں۔ اور زمین کے کنارے گنے جاتے ہیں۔ یہ ممالک سکینڈے نیویا کہلاتے ہیں۔ بعض مؤرخین سکنڈے نیوین ممالک میں پانچ ممالک ڈنمارک، سویڈن، ناروے، فن لینڈ اور آئس لینڈ کو شامل کرتے ہیں۔ تاہم ان میں سے تین اول الذکر ممالک یعنی ڈنمارک، سویڈن اور ناروے زیادہ تر سکینڈے نیوین ممالک کے ضمن میں مشہور ہیں۔ ان ممالک کے آپس میں بہت گہرے مذہبی، تجارتی اور اقتصادی و معاشرتی روابط ہیں۔ ان تین ممالک کی ہوائی سروس سکینڈے نیوین ائر سروس (SAS) بھی دنیا میں مشہور ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے تقریباً نصف صدی قبل یہاں بھی اسلام احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کے سامان مہیا ہوئے۔ جبکہ اس سے بہت عرصہ قبل ۱۹۱۲ء میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ اپنے دور طالبعلمی میں لندن سے بذریعہ بحری جہاز سکینڈے نیویا تشریف لائے۔ اس سفر کے دوران آپ شدید بیمار بھی ہوئے۔ اس سفر کا اور بیماری کا ذکر آپ نے اپنی کتاب 'تحدیث نعمت' میں بھی فرمایا ہے۔

سکینڈے نیویا کے ممالک میں ڈنمارک کو ابتدا سے ہی کچھ فوقیت حاصل رہی ہے کیونکہ اس نے ناروے اور سویڈن پر حکومت کی ہے۔ ڈنمارک کا رقبہ ناروے اور سویڈن کی نسبت بہت ہی کم ہے۔ تاہم گرین لینڈ اور فیرو آئی لینڈ کو اگر شامل کیا جائے جن پر ڈنمارک کا تسلط ہے تو یہ رقبہ کے لحاظ سے بہت بڑا ملک بن جاتا ہے۔

کوپن ہیگن کا بین الاقوامی ائرپورٹ بہت مشہور ہے اور اب بھی سکینڈے نیویا کا مرکزی ہوائی اڈہ کہلاتا ہے۔ اس طرح جماعت احمدیہ کو بھی یہ توفیق عطا ہوئی کہ جماعت کا نفوذ اور سکینڈے نیویا میں پہلی احمدی مسجد ڈنمارک میں تعمیر ہوئی۔

۱۹۶۷ء میں تعمیر ہونے والی "مسجد نصرت جہاں" ڈنمارک، حضرت سیدہ امّاں جان نصرت جہاں بیگمؓ (حرم حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے نام سے منسوب ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اجازت سے اس مسجد کا شمار بھی ان مساجد میں ہوتا ہے جو لجنہ اماء اللہ یعنی احمدی بہنوں کی قربانی اور چندے سے تعمیر کی گئی۔

۱۹۹۷ء میں اس مسجد کی تعمیر پر تیس سال مکمل ہونے پر ایک تبلیغی نشست کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اس مسجد کے پہلے امام مکرم سید کمال یوسف صاحب تھے جو کہ گزشتہ نصف صدی سے سکینڈے نیوین ممالک میں داعی الی اللہ کا کام کر رہے ہیں۔ اور آج کل بعد از ریٹائرمنٹ ناروے میں مقیم ہیں۔

"مسجد نصرت جہاں" کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رکھا اور افتتاح کے موقع پر حضور خود تشریف لائے۔ آج تک پورے ڈنمارک میں یہ ایک ہی مسجد ہے جو کہ باقاعدہ مسجد کے طور پر تعمیر ہوئی ہے اور بطور مسجد رجسٹرڈ ہے۔ گو بعد میں دوسرے مسلمانوں نے عمارات خرید کر یا کرایہ پر حاصل کر کے ان کو نماز کے سینٹر کے طور پر استعمال کیا۔ حال ہی میں جماعت احمدیہ ڈنمارک نے بھی کوپن ہیگن سے تقریباً ۱۶۰ کلومیٹر دور ایک ساحلی شہر میں جہاں ہماری بوسنین، البانین احمدیوں کی خاصی تعداد مقیم ہے ایک بلڈنگ کرایہ پر حاصل کی ہے اور اسے بطور مسجد اور دوسری تقریبات کے لئے استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ اس جماعت کے صدر اللہ کے فضل سے ایک فدائی احمدی ہیں اور خوب جوش سے دعوت الی اللہ میں مصروف رہتے ہیں۔ جبکہ دوسرے احمدی احباب بھی اخلاص کا بہت اچھا معیار رکھتے ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اس تاریخی شہر میں جماعت کے نفوذ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بے شمار برکتوں کے سامان پیدا فرمادے۔ آمین۔

سکینڈے نیویا کے باقی ممالک کی طرح ڈنمارک کے عوام بھی غیر ملکیوں اور عیسائیت کے علاوہ دوسرے کسی مذہب کے پیروکاروں سے میل جول رکھنے میں گرم جوشی کا مظاہرہ نہیں کرتے اور ملنے

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔